سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

منگل،8۔جنوری2019

(یوم الثلاثہ،یکم جمادی الاوّل1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 : شمارہ 2

111

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ8۔جنوری2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفادعامہ سے متعلق)

1۔ جناب علی اختر: ضلع فیصل آباد کو دوسرے شہروں کے ساتھ ملانے کے لئے جناب پرویزالٰہی کے دور حکومت میں دورویہ سڑکیں تعمیر کی گئی تھیں اور ان سڑکوں پر ٹال کی مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی تھی۔ گزشتہ حکومت نے ان تمام سڑکوں پر ٹال ٹیکس لگادیا اور عوام الناس سے ٹال کی مد میں بھاری رقم وصول کرنا شروع کر دی۔ شہر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے پر عوام کو مالی بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ ان تمام سڑکوں کو ٹال فری کیا جائے۔

2۔ جناب ساجد احمد خان: صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی درندگی اور وحشیانہ کارروائیوں پر سراپا احتجاج ہے اور مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے درجنوں نوجوانوں کی شہادت اور سینکڑوں افراد کو شدید زخمی کئے جانے پر انتہائی دُکھ اور شدید الفاظ میں مذمت کا اظہار کرتا ہے۔

112

اس ایوان کی رائے ہے کہ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں مظالم کی انتہا کر کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور پامالی کی انتہا کر دی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں بڑھتے ہوئے قتل وغارت پر عالمی برادری اور اقوام متحدہ کی خاموشی نہایت افسوسناک ہے۔

اس ایوان کی یہ رائے بھی ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں قتل عام کشمیریوں کی نسل کشی کے مترادف ہے جسے ہر صورت میں روکنا ہوگا۔ پاکستان ہمیشہ ہر فورم پر مسئلہ کشمیر عالمی برادری کے سامنے رکھتا آیا ہے لیکن اقوام متحدہ، او آئی سی اور دیگر بین الاقوامی تنظیموں نے مسئلہ کشمیر کے حل میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

یہ ایوان مقبوضہ کشمیر کی آزادی، تمام شہداء کے درجات کی بلندی اور زخمیوں کی جلد صحتیابی کے لئے دُعاگو ہے۔

یہ ایوان بذریعہ وفاقی حکومت اقوام متحدہ، اوآئی سی اور دیگر تمام بین الاقوامی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں حالیہ قتل وغارت کو فوری طور پر روکا جائے اور مسئلہ کشمیر کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ترجیحی بنیادوں پر حل کرایا جائے۔

3۔ جناب مناظر حسین رانجھا: اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے کئے گئے اس فیصلے پر پورے ملک کے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے جس میں نیپرا کی جانب سے مختلف بنکوں سے لئے گئے قرض کی مد میں سود جو 20۔ارب روپے ہے، کی ادائیگی کے لئے بجلی کے بلوں کی مد میں صارفین سے رقم وصول کی جائے گی۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس فیصلے کو فی الفور واپس لیا جائے۔

4۔ محترمہ خدیجہ عمر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری سکولز میں بہتر تعلیمی نتائج کے حصول کے لئے ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ 40 کی جائے تاکہ اساتذہ بہتر طریقے سے پڑھا سکیں اور بچے اچھی طرح سے پڑھ لکھ سکیں۔

5۔ جناب محمد صفدر شاکر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت آئندہ گندم کی خریداری کے لئے ایسی پالیسی مرتب کرے کہ زمیندار کو باردانہ کے حصول اور گندم کی سپلائی میں کوئی مشکل درپیش نہ ہو۔

113

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

منگل، 8- جنوری 2019

(یوم الثلاثہ، یکم جمادی الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 21 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

طسٓ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْقُرْءَانِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ ١ هُدًى وَبُشْرَىٰ
لِلْمُؤْمِنِينَ ٢ ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُم
بِٱلْءَاخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ٣ إِنَّ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ
أَعْمَٰلَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ٤ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَهُمْ سُوٓءُ ٱلْعَذَابِ
وَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ هُمُ ٱلْأَخْسَرُونَ ٥ وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى ٱلْقُرْءَانَ مِن
لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ٦

سورة النَّمل آیات 1 تا 6

طسٓ۔ یہ قرآن اور کتاب روشن کی آیتیں ہیں(1) مومنوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے(2) وہ جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں(3) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں ہم نے ان کے اعمال ان کے لئے آراستہ کر دیئے ہیں تو وہ سرگرداں ہو رہے ہیں(4) یہی لوگ ہیں جن کے لئے بڑا عذاب ہے اور وہ آخرت میں بھی وہ بہت بڑا نقصان اٹھانے والے ہیں(5) اور تم کو قرآن (خدائے) حکیم و علیم کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے(6)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں اک بار صبحِ طیبہ کو
بلا سے پھر میری دنیا میں شام ہو جائے
حضورؐ آپ جو سُن لیں تو بات بن جائے
حضورؐ آپ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے
تجلیات سے بھر لوں میں کاسہِ جاں
میرا جو اُن کی گلی میں قیام ہو جائے
حضورؐ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ چودھری!

تعزیت

ممبر اسمبلی جناب محمد افضل کی والدہ ماجدہ، وزیر ٹرانسپورٹ جناب محمد جہانزیب خان کھچی اور وزیر سماجی بہبود و بیت المال جناب محمد اجمل کی والدہ ماجدہ کی وفات پر فاتحہ خوانی

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! ہمارے سینئر پارلیمنٹیرین جناب محمد افضل کی والدہ ماجدہ last week انتقال کر گئی ہیں، وزیر ٹرانسپورٹ جناب محمد جہانزیب خان کھچی اور ہمارے معزز وزیر سماجی بہبود و بیت المال جناب محمد اجمل کی والدہ ماجدہ بھی انتقال کر گئی ہیں۔ مزید باقی جتنے پارلیمنٹیرین کے عزیز و اقارب فوت ہو گئے ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کرائی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ان تمام کے لئے فاتحہ خوانی کرائی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کرائی گئی)

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات کے بعد میں آپ کو موقع دوں گا۔ جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! انتہائی ضروری ہے، دو منٹ کی بات ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! سوال نمبر 354 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ریسکیو 1122 کی ایمبولینسز کی تعداد اور ادویات کی تفصیلات

***354: محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں ریسکیو 1122 کی کل کتنی ایمبولینسز شہریوں کو سہولیات فراہم کر رہی ہیں؟

(ب) ان ایمبولینسز میں ایمرجنسی کے لئے کون کون سی ادویات موجود ہوتی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ریسکیو 1122 کی ایمبولینسز میں زندگی بچانے والی ادویات میں کمی کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت ریسکیو 1122 کی ایمبولینسز میں مزید جدید ادویات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) لاہور میں 50 ایمبولینسز شہریوں کو سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔

(ب) ان ایمبولینسز میں ایمرجنسی کے لئے پیراسیٹامول 500mg، اسپرین 300mg، اینجیسڈ 0.5mg، کیپٹوپرل 25mg، رنگر لیکٹیٹ 50ml، نارمل سلائین (1000/500ml)، 25 فیصد ڈیکسٹروز واٹر (20ml)، ڈکلوفینک سوڈیم واٹر بیسڈ (75mg/3ml)، ڈائمن ہائیڈرینیٹ (50mg/ml)، ڈیکسامیتھاسون (4mg/ml)، فینر امائن میلیٹ (25mg)، اِپاٹروپیئم بروما ئیڈ (20ml)، پووی۔ آئیوڈین سولیوشن 10 فیصد، (450ml)، پولی مائیسین بی سلفیٹ سکن آئینٹمنٹ ود لینگنوکین (20gm)، لینگنوکین جیل 2 فیصد (15mg)، سرفس ڈس انفیکٹینٹ سپرے، ایتھائیل کلورائیڈ سپرے۔ (175ml)۔

(ج) یہ درست نہیں کہ ان ادویات میں کوئی کمی کی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! ان ادویات میں ایمر جنسی کی نوعیت، تجربہ اور پری ہاسپٹل ایمر جنسی مینجمنٹ میں جدت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ردوبدل کیا جاتا ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئر مین! میں نے سوال میں پوچھا ہے کہ لاہور میں ریسکیو 1122 کی کل کتنی ایمبولینسز شہریوں کو سہولیات فراہم کر رہی ہیں اور جواب دیا گیا ہے کہ لاہور میں پچاس ایمبولینسز شہریوں کو سہولیات فراہم کر رہی ہیں تو اس میں جز (الف) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا آبادی کے حساب سے حکومت ان ایمبولینسز کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ مزید اس کو ضرورت کے حساب سے جدید سہولتوں سے بھی آراستہ کرنا چاہتی ہے؟

جناب چیئر مین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین! چہرہ تو ادھر کر لیں، مسکرا کر دیکھ تو لیں اور یہ کہہ دیں کہ پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت نہیں ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! اس کا جواب دینے سے پہلے میں انتہائی ادب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں، میری گزارش تو سن لیں۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین! میں تو آپ کی بات سن لوں گا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میری گزارش سن لیں کہ چیئر بھی فرما رہی ہے کہ وقفہ سوالات کے بعد اپنا پوائنٹ آف آرڈر لے آئیں تو آپ وقفہ سوالات کے بعد لے آئیں۔ اب ایسی کون سی ایمر جنسی ہے کہ ابھی اجلاس شروع نہیں ہوا اور آپ نے پہلے پوائنٹ آف آرڈر کر دیا ہے۔

جناب چیئر مین: جناب سمیع اللہ خان! میں آپ کو وقفہ سوالات کے بعد موقع دوں گا آپ تشریف رکھیں۔ اب معزز وزیر قانون کو سن لیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے اور جواب میں عرض کیا گیا ہے کہ اس وقت لاہور میں 50 ایمبولینسز شہریوں کو سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔ اس سلسلے میں محترمہ نے ضمنی سوال کیا ہے کہ کیا لاہور کی آبادی کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ ایمبولینسز کافی ہیں؟

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ان کا concern درست ہے مگر وسائل کی کمی کے باعث فی الحال یہی ہے لیکن جس طرح محکمہ کو وسائل دستیاب ہو رہے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ ان کی تعداد بھی بڑھائی جائے گی بلکہ میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ریسکیو 1122 کی سہولت کو پنجاب میں extend بھی کیا جا رہا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ عوام کی ضرورت کے مطابق اس کو مزید extend بھی کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب شہباز احمد! آپ بات کریں۔

جناب شہباز احمد: جناب چیئرمین! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جھنگ کی تحصیل احمد پور سیال واحد تحصیل ہے جہاں پر ریسکیو 1122 نہیں ہے تو کیا حکومت ہماری تحصیل احمد پور سیال میں ریسکیو 1122 سروس شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر ہاں تو کب تک یہ سروس شروع کی جائے گی؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے درست نشاندہی کی ہے اور اس وقت یہ سروس تحصیل کی سطح پر نہیں ہے تو میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ اس کو تحصیل کی سطح پر extend کیا جا رہا ہے اور انشاءاللہ معزز ممبر کی تحصیل کو بھی اس میں شامل کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد طاہر پرویز! سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ضمنی سوال پر میری بات سن لیں، آج ہوم ڈیپارٹمنٹ کے سوالات ہیں لیکن ہوم سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ہوم سیکرٹری گیلری میں available نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد طاہر پرویز! آپ سوال کو continue رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دیتا ہوں کہ سپیشل سیکرٹری ہوم طارق صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، سپیشل سیکرٹری ہوم گیلری میں موجود ہیں۔ بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ جناب محمد طاہر پرویز! continue your question please.

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سپیکر صاحب کی ruling ہے کہ وقفہ سوالات کے دوران متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری موجود ہو گا۔۔۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! House in order کروادیں۔ میں سوال شروع کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، Please order in the House. جو مسائل ہیں ہم ان پر بعد میں بات کر لیں گے۔ پلیز! یہ آخری سوال ہے اس کو end ہونے دیں۔ جناب محمد طاہر پرویز! آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! سوال نمبر 644 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد کی حدود میں تھانہ جات اور چوکیوں سے متعلقہ تفصیلات

***644: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں؟

(ب) فیصل آباد شہر میں امن وعامہ کے لئے کون کون سی پولیس فورس کام کر رہی ہیں؟

(ج) اس شہر میں جرائم کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کی وجوہات کیا ہیں اور ان پر قابو پانے میں کیا مشکلات ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) فیصل آباد شہر میں کل 41 تھانہ جات اور پانچ چوکیاں ہیں

(ب) i- پولیس فورس

ii- CTD

iii- پنجاب ہائی وے پولیس

(ج) شہر میں بڑھتے ہوئے کرائم کی سب سے بڑی وجہ کم نفری ہے، شہر کی آبادی زیادہ نفری کم ہے اضافی نفری کی منظوری ہونا ضروری ہے

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! اس میں، میں نے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ فیصل آباد شہر میں کل 41 تھانہ جات اور پانچ چوکیاں بتائی گئی ہیں تو میرا جز (الف) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کہ کتنے تھانہ جات کرائے کی عمارتوں میں ہیں اور کتنے تھانہ جات سرکاری عمارتوں میں ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! جز (الف) میں یہ پوچھا گیا ہے کہ فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں تو ہم نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ اب یہ fresh question بنتا ہے کہ کتنے کرائے کی عمارتوں میں ہیں اور کتنے سرکاری عمارات میں ہیں۔ یہ fresh question دیں تو میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب فقیر حسین ڈوگر: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد طاہر پرویز! آپ کا مزید کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! جی، بالکل ہے۔

جناب چیئرمین: جناب فقیر حسین ڈوگر! ان کا ضمنی سوال لینے دیں پھر آپ کی بات سنتے ہیں۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! جی، میرا ضمنی سوال ہے لیکن جب House in order ہی نہیں ہے تو میں کیا بات کروں؟

جناب چیئرمین: جی، آپ بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے یہ ضمنی سوال کیا تھا، میں سمجھتا ہوں چونکہ یہ فیصل آباد سے متعلق سوال ہے، یہ تو معزز وزیر قانون کی finger tips پر ہونے چاہئیں۔ یہاں پر ان کا متعلقہ سٹاف موجود ہے یہ ذرا ان سے پوچھ کر ہاؤس کو بتادیں کہ کتنے تھانہ جات کرائے کی عمارتوں میں ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں پھر عرض کرنا چاہوں گا کہ سوال تعداد کے بارے میں پوچھا گیا تھا اور اگر عمارات، کرایہ اور سرکاری عمارات کا پوچھا جاتا تو میں وہ بھی بتا دیتا۔

جناب سپیکر! اگر مزید یہ کہتے ہیں کہ جو کرائے پر عمارات ہیں تو وہ کرایہ کتنا ادا کرتی ہیں تو میں وہ بھی بتانے کے لئے تیار ہوں لیکن یہ سوال تو کریں۔ سوال جو تھا میں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اس پر fresh question لے آئیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! دیکھیں، میں نے کوئی ایسا مسئلہ نہیں پوچھا جو معزز وزیر قانون بتانے سے قاصر ہیں لیکن چلیں fresh question بھی آجائے گا۔

جناب چیئرمین!اس میں میرا جز(ج)میں سوال تھا کہ شہر میں بڑھتے ہوئے کرائم کی سب سے بڑی وجہ نفری کی کمی ہے۔شہر کی آبادی زیادہ اور نفری کم ہے۔

جناب چیئرمین!میں تھوڑا ساshare کرنا چاہوں گا کہ جب ہماری مسلم لیگ(ن)کی گورنمنٹ تھی اس وقت ہمیں فیصل آباد کے لئے دو ہزار پولیس ملازمین کی منظوری ملی تھی۔

جناب چیئرمین: آپ ضمنی سوال کی طرف آئیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین!میں ضمنی سوال میں ہی بتانے لگا ہوں کہ فیصل آباد میں دو ہزار کانسٹیبلز بھرتی ہونے تھے ان میں ایک ہزار کانسٹیبلز بھرتی ہو چکے تھے اور ایک ہزار کا ابھی process چل رہا تھا لیکن وہ مکمل نہ ہو سکا۔کیا وزیر قانون بتانا پسند کریں گے کہ یہ وہ بھرتی کب تک کر رہے ہیں اور مزید بھرتی کرنے کا ارادہ ہے یا نہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین!معزز ممبر نے افسران کی کمی کے متعلق پوچھا تھا تو میں ان کی تفصیل بتا دیتا ہوں کہ اس وقت فیصل آباد میں انسپکٹرز کی sanctioned strength 90 ہے لیکن اس کے against وہاں پر 47 انسپکٹرز posted ہیں اور 43 انسپکٹرز کی کمی ہے۔اسی طرح سب انسپکٹرز sanctioned 395 ہیں لیکن وہاں پر 353 سب انسپکٹرز posted ہیں ان میں 42 سب انسپکٹرز کی کمی ہے۔فیصل آباد میں اسسٹنٹ سب انسپکٹرز کی sanctioned strength 728 ہے اور یہ تعداد موجود ہے، ہیڈ کانسٹیبلز کی sanctioned strength 974 ہے لیکن وہاں پر 871 ہیں اور 103 کی کمی ہے۔فیصل آباد میں کانسٹیبلز کی sanctioned strength 6398 ہے لیکن وہاں پر 5975 کانسٹیبلز کام کر رہے ہیں اور 403 کی کمی ہے۔

جناب چیئرمین!میں سمجھتا ہوں کہ یہ کمی ان گزشتہ تین مہینوں کی نہیں ہے بلکہ ایک طویل عرصہ سے یہ کمی چلی آرہی ہے اور اس کمی کو دور کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین!میں یہاں معزز ممبر کی خدمت میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ انشاءاللہ تعالیٰ مزید کانسٹیبلز بھرتی کرنے کے عمل کو بھی مکمل کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! دوسری عرض یہ ہے کہ آپ کے علم میں ہے کہ پولیس ڈیپارٹمنٹ میں ایک طویل عرصے سے پروموشنز کا سلسلہ رکا ہوا تھا لیکن ہم وہ بھی کر رہے ہیں تاکہ ان اسامیوں پر تعیناتی مکمل کی جاسکے۔ ہم وسائل کو بھی مد نظر رکھ رہے ہیں لیکن میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کے باوجود جو sanctioned strength ہے اسے پورا کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔ شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز! It should be a last question please. جی، فرمائیں!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے اپنے پہلے ضمنی سوال میں یہی کہا ہے کہ مجھے کوئی time frame دے دیں کہ اس ٹائم تک فیصل آباد میں پولیس میں lower staff کی نفری کو پورا کر لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: آپ اجلاس adjourn ہونے کے بعد معزز وزیر قانون کو مل لیں وہ آپ کو explain کر دیں گے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر سے گزارش کرنا چاہتا ہوں اور میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ ایک ongoing process ہے۔ ہم ان تمام اسامیوں پر تعداد پوری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اسے مکمل کر لیا جائے گا لیکن اگر آپ میرے پاس تشریف لائیں گے تو میں آپ کو exact date بھی بتا دوں گا کہ کانسٹیبلز کب تک بھرتی ہوں گے اور باقی پروموشن کا سلسلہ کب تک مکمل ہو جائے گا۔ میں باقاعدہ اس کی تفصیل آپ کو دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: مجھے بتایا گیا ہے کہ یورپ سے کچھ مہمان سپیکر گیلری میں تشریف رکھتے ہیں۔ ہم انہیں ہاؤس میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا آخری اور تیسرا ضمنی سوال ہے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کے تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں اور یہ چوتھا سوال ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! آپ ریکارڈ چیک کر لیں یہ میرا تیسرا ضمنی سوال ہے۔ فیصل آباد شہر کی آبادی تقریباً ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے لیکن 41 تھانے ہیں۔ اگر آپ لاہور کی نفری کے ساتھ فیصل آباد کی نفری کا comparison کریں تو آپ کو ایک بہت بڑا gape نظر آئے گا۔

جناب چیئرمین! میری اس ایوان کے اندر وزیر قانون سے یہ درخواست ہے کہ مہربانی کر کے فیصل آباد کو۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں ضمنی سوال کا حصہ ہی اس ایوان اور جناب کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کیونکہ یہ تمام لوگ اپنے اپنے شہروں کے نمائندے ہیں اور ان کو یہ پتا ہونا چاہئے کہ کون کون سے شہر کے ساتھ کون کون سی زیادتی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں فیصل آباد کی بات کر رہا تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ زیادتی تو پچھلے دور کی ہے۔ ہم تو اب آئے ہیں انشاء اللہ اب یہ زیادتی ختم ہو جائے گی۔ پلیز! آپ ضمنی سوال کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! بہت ساری زیادتیاں ہوئی ہیں کل آپ نے بھی زیادتی کرنے کی کوشش کی تھی لیکن پھر ہم نے برداشت کر کے آپ کو تسلیم کر لیا۔

جناب چیئرمین: آپ کا کوئی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! جی، بالکل میں ضمنی سوال کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! آپ سننا پسند کریں گے تو میں سوال کروں گا۔ کیا وزیر قانون ایوان کے اندر یہ بتانا پسند کریں گے کہ فیصل آباد شہر میں پولیس کی نفری اس کی آبادی کے حوالے سے منظور کی جائے گی؟

جناب شہباز احمد: جناب چیئر مین! موصوف ایسے ہی ٹائم ضائع کر رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ معزز ممبر کا فیصل آباد سے متعلق بڑا جائز concern ہے وہ گزشتہ دور میں بھی ایم پی اے رہے ہیں۔Please House in order کیا جائے۔

جناب چیئر مین: آرڈر پلیز! آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر کا جو فیصل آباد میں لاء اینڈ آرڈر اور وہاں پولیس کی نفری کے حوالے سے جو concern ہے میں اسے appreciate کرتا ہوں۔

جناب چیئر مین! معزز ممبر گزشتہ دس سال سے ایم پی اے ہیں اور وہ اپنے اس فرض کو ادا کرتے ہوئے لوگوں کے مسائل کو اسمبلی کے فلور پر اجاگر کرتے رہے ہیں لیکن یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ وہ اس طرح مسائل کو حل نہ کرا سکے جس طرح ان کو کرانا چاہئے تھا۔

جناب چیئر مین! میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے آپ نے کانسٹیبلز کی بھرتی کے متعلق کہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا process ایک مہینے کے اندر مکمل کر لیں گے یعنی جو آپ نے ادھورا چھوڑا تھا وہ ہم مکمل کریں گے۔

جناب چیئر مین! میں نے پہلے جواب میں بھی کہا تھا کہ نفری میں کمی ابھی کی نہیں ہے بلکہ آپ کے پچھلے دس سالوں سے چلی آ رہی ہے لیکن میں پھر بھی آپ کو assure کراتا ہوں کہ جن جن عہدہ جات پر افسران کا تقرر ہونا ہے اس کے لئے پروموشن کا process شروع کیا گیا ہے اور بھرتیوں کا process بھی شروع کیا گیا ہے اور ہم آپ کو حکومت کی طرف سے یقین دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس بات کی بھرپور طریقے سے کوشش کی جائے گی کہ آپ کے شہر میں آبادی کے تناسب سے افسران کا تقرر کیا جائے۔

جناب چیئر مین: سوالات مکمل ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جنوبی پنجاب میں بارڈر سکیورٹی فورسز کے بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

14: جناب نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جنوبی پنجاب میں بارڈر سکیورٹی فورسز کہاں کہاں کام کر رہی ہے؟

(ب) فورسز کا سالانہ بجٹ کتنا ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) بارڈر ملٹری پولیس ضلع ڈیرہ غازی خان کے ٹرائبل ایریا میں پنجاب پولیس کی طرز پر ڈیوٹی سر انجام دے رہی ہے

1۔ ایف آئی آر درج کرنا

2۔ امن وامان قائم کرنا

3۔ ملزمان کی گرفتاری وچالان عدالت میں پیش کرنا

4۔ سمگلنگ کو کنٹرول کرنا

(ب) بجٹ کی منظوری گورنمنٹ آف پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہوتی ہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور میں وی آئی پی افراد کے لئے
سکیورٹی پولیس کے اہلکاران کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

71: جناب نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

لاہور میں VIPs افراد کے لئے کتنے سکیورٹی پولیس اہلکار کس کس VIPs شخصیت کے ساتھ تعینات ہیں تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

متعلقہ تفصیل ایوان کی میز رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں جہیز کے قانون پر عملدرآمد سے متعلقہ تفصیلات

121: جناب نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ کے اندر جہیز کی لعنت کو روکنے اور اس کی نمائش کے خاتمہ کے لئے کوئی قانون موجود ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو اس قانون پر کس حد تک عملدرآمد ہو رہا ہے؟

(ب) اس قانون کے تحت سال18-2017 میں اب تک کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں ان کی مکمل تفصیل مہیا کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) The dowry and bridal gift (Restriction) Act, 1976. قانون موجود ہے عملدرآمد ہو رہا ہے۔

(ب) اس قانون کے تحت سال18-2017 میں کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

صوبہ کے اندر سال18-2017 کے دوران
معصوم بچوں / خواجہ سراؤں پر تشدد کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

123: جناب نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں سال18-2017 کے دوران معصوم خواجہ سرا، بچوں پر تشدد کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) ان میں سے کتنے مقدمات کے ملزمان کو سزا دلوائی جا چکی ہے؟

(ج) مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) صوبہ میں سال 18-2017 کے دوران بچوں پر تشدد کے 72 مقدمات درج ہوئے جبکہ خواجہ سراؤں پر تشدد کے 09 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب) بچوں پر تشدد کے 72 مقدمات میں سے 61 مقدمات چالان ہوئے جو زیر سماعت عدالت ہیں۔ تاحال کسی مقدمہ میں سزا نہ ہوئی ہے اور خواجہ سراؤں پر تشدد کے 09 مقدمات میں سے چھ مقدمات چالان ہوئے جو عدالت میں زیر سماعت ہیں، ان میں سے بھی کسی مقدمہ میں سزا نہ ہوئی ہے۔

(ج) ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت بھرپور اقدامات اُٹھا رہی ہے۔

لاہور: تھانہ نواں کوٹ اور تھانہ گلشن راوی میں درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

163: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مورخہ 15-اپریل 2018 سے اب تک تھانہ نواں کوٹ اور تھانہ گلشن راوی لاہور میں 324/34 اور 337 F3 کی کتنی ایف آئی آر درج ہوئیں، تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے اشتہاری قرار پائے، تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟

(ج) پولیس نے ان اشتہاریوں کو گرفتار کرنے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور ان کو کب تک گرفتار کرلے گی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مورخہ 15-اپریل 2018 سے اب تک تھانہ نواں کوٹ میں زیر دفعہ 324/34 کے کل تین مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں 337/F3 کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے اور گلشن راوی تھانہ میں مورخہ 15- اپریل 2018 سے اب تک 324/34 اور 337/F3 کا کوئی بھی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

(ب)

نام تھانہ	مقدمہ نمبر	ملوث ملزمان	گرفتار ملزمان	بقایا	اشتہاری ملزمان	کیفیت
نواں کوٹ	504/18	01	-	01	-	زیر تفتیش ملزم بر ضمانت عبوری ہائی کورٹ
نواں کوٹ	156/18	02	02	-	-	چالان 17.09.2018
نواں کوٹ	1010/18	01	-	01	-	زیر تفتیش ملزم بر ضمانت عبوری ہائی کورٹ

(ج) مذکورہ بالا مقدمات میں کوئی ملزم اشتہاری قرار نہ پایا ہے۔

لاہور کی سڑکوں پر ٹریفک جام اور سٹی ٹریفک پولیس کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

184: چودھری اشرف علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور کے چوکوں، چوراہوں اور چھوٹی بڑی سڑکوں پر اکثر ٹریفک جام رہتی ہے۔ جس سے شہریوں کو سخت دشواری اور پریشانی کا سامنا رہتا ہے؟

(ب) سٹی ٹریفک پولیس لاہور ٹریفک کی روانی یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) سٹی ٹریفک پولیس لاہور کے کن کن ملازمین کے خلاف یکم جنوری 2016 سے آج تک کرپشن، بدعنوانی، رشوت ستانی، غفلت، لاپرواہی، غیر حاضری اور اختیارات کے ناجائز استعمال، شہریوں پر تشدد اور مس کنڈکٹ وغیرہ کی شکایات موصول ہوئیں۔ ان شکایات کی روشنی میں کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(د) سٹی ٹریفک پولیس کے پاس کتنی، کون سی گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں موجود ہیں مذکورہ گاڑیوں پر گزشتہ دو سال میں پٹرول اور مرمت کی مد میں کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) لاہور شہر میں ٹریفک جام کا کوئی واقعہ پچھلے کئی سالوں سے رونما نہ ہوا ہے حالانکہ پچھلے ہفتے میں مولانا عبدالوہابؒ کے جنازے میں یکمشت تقریباً ایک ملین کے قریب لوگ شرکت کے لئے آ گئے لیکن ٹریفک جام نہیں ہوئی تھی۔ ہاں! البتہ یہ بات درست ہے کہ مختلف جگہوں پر مختلف اوقات میں مختلف وجوہات کی بنیاد پر ٹریفک کا رش ہو جاتا ہے جس کی بابت سٹی ٹریفک پولیس لاہور ایک منظم پلان کے تحت ٹریفک کو رواں رکھتی ہے جس میں ذیل امور قابل ذکر ہیں۔

(1) کسی بھی متوقع لاء اینڈ آرڈر صورتحال (جلوس اور ریلیاں سکیورٹی وجوہات کسی بھی قسم کے حادثات) کی وجہ سے ٹریفک کی روانی کے لئے متبادل ڈائیورشن پلان تیار کیا جاتا ہے، لوگوں کی آگاہی کے لئے بذریعہ میڈیا تشہیر کی جاتی ہے۔

(2) جس ایریا میں ٹریفک پرابلم کی اطلاع موصول ہو وہاں پر فوری اضافی نفری تعینات کی جاتی ہے۔

(3) ٹریفک کو مینول طریقے سے ریگولیٹ کیا جاتا ہے۔

(4) فوری طور RASTA موبائل ایپلیکیشن کے ذریعے تقریباً ڈیڑھ لاکھ سے زائد users کو پیغام پہنچا دیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ سٹی ٹریفک پولیس، لاہور بڑے سکولز، ادارے ودیگر اہم مقامات جہاں روٹین کی بناء پر رش ہوتا ہے مستقل بنیادوں پر ڈیوٹی لگائی جاتی ہے کیونکہ وہاں ٹریفک کو رواں رکھنے کے لئے ٹریفک ڈیوٹی کے علاوہ کوئی دیگر امر کارآمد نہ ہوتا ہے جیسا کہ نیازی شہید انٹر چینج سے بذریعہ بابو صابو موٹروے تک رسائی کے لئے گلشن راوی چوک تک بند روڈ پیچھے سے چار لین میں ٹریفک آرہی ہوتی ہے لیکن گلشن راوی سے آگے سڑک دو لین میں ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے بند روڈ پر رش ہو جاتا ہے اور ٹریفک پولیس کے پاس اس کا کوئی حل نہ ہے ماسوائے ٹریفک کو مینول ریگولیٹ کرنے کے۔ اس کے علاوہ شاہکام چوک میں دونوں سائیڈوں سے دورویہ ٹریفک آتی ہے لیکن چوک میں کراسنگ کے لئے صرف سنگل لین ہے جس کی وجہ سے رش بن جاتا ہے اس کے ساتھ کئی ایسی دیگر وجوہات ہیں جیسا کہ اسمبلی اجلاس کے دوران ایجرٹن روڈ اور کوپر روڈ پر مال روڈ سے کراسنگ کو سکیورٹی وجوہات کی بنیاد پر بند کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے رش بنتا ہے لیکن ٹریفک جام نہ ہوتی ہے اس کے علاوہ کئی مہینوں سے واسا کا پانی اک موریہ پل، بند روڈ شیرا کوٹ ودیگر جگہوں پر گٹروں سے ابلنے کی وجہ سے ٹریفک کی روانی متاثر کر رہا ہے، تجاوزات کی بھرمار اور پارکنگ پلازوں کی کمی بھی ٹریفک کے رش کی وجہ بنتی ہے، علاوہ ازیں سٹی ٹریفک پولیس لاہور نے شہریوں کی سہولت اور راہنمائی کی خاطر نہ صرف ایک ویب سائٹ (www.ctpl.gop.pk) بلکہ ہیلپ لائن-15 بھی متعارف کروائی

ہوئی ہے جبکہ ایک ریڈیو چینل(FM88.6) بھی گاہے بگاہے شہریوں کو ٹریفک کی صورتحال کے متعلق راہنمائی کرتا ہے۔

(ب) سٹی ٹریفک پولیس لاہور نے مصروف شاہراہوں کی ٹریفک کی روانی کو بہتر بنانے اور رش آور پوائنٹ پر بروقت مدد کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے 35 انسپکٹرز پر مشتمل روڈ فسیلیٹیشن یونٹ قائم کیا ہے جن کا کام ہی صرف اور صرف مین سڑکوں پر ٹریفک کی روانی کو یقینی بنانا ہے اس کے علاوہ تجاوزات جو سب سے بڑی رکاوٹ ہیں ٹریفک کی روانی میں ان کے خلاف رواں برس میں 960 ایف آئی آر درج کروائی ہیں لوگوں کو ٹریفک کی آگاہی کے لئے 75 سیمینار کا انعقاد کیا ہے، 5 لاکھ سے زائد بروشرز تقسیم کئے ہیں۔ معاون اداروں کے ساتھ مل کر انجینئرنگ پلان اور پارکنگ کی بہتری کے لئے اقدامات بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔

(ج) سٹی ٹریفک پولیس لاہور میں سال 2016 سے آج تک misconduct اور دیگر وجوہات کی بناء پر 3513 ملازمین کو سزائیں دی گئی ہیں۔

(د) سٹی ٹریفک پولیس کے پاس ٹوٹل 1491 گاڑیاں ہیں جن میں سے 32 کلٹس، پانچ بریک ڈاؤن، چار ٹرک، ایک لرنر وین، تین موبائل کنٹین، آٹھ بسیں، دو وین، 29 لفٹر، گیارہ پک اپ سنگل کیبن، بارہ سنگل کیبن ویگو، 14 ڈبل کیبن ویگو، چھ جیپیں، ایک کار XLI، 1027 موٹر سائیکلز CC-125، 331 عدد موٹر سائیکلز CC-250 جبکہ تین عدد CC-750 موٹر سائیکلز اور ایک عدد CC-1300 موٹر سائیکل ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ درج بالا ٹرانسپورٹ میں سے 99 فیصد ٹرانسپورٹ 13 سال پرانی ہے اور اپنی عمر سے زیادہ چل چکی ہیں۔

گزشتہ دو سال میں ان پر پٹرول کی مد میں 214.8631 ملین اور ریپئرنگ کی مد میں 42.28 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

ساہیوال: ریسکیو 1122 کمپلیکس کے قیام اور آپریشنل ہونے سے متعلقہ تفصیلات

187: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ریسکیو 1122 کمپلیکس ضلع ساہیوال کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے مگر یہ سٹیشن عملی طور پر آپریشنل نہیں ہوا؟

(ب) کب تک مکمل طور پر مذکورہ سٹیشن آپریشنل ہو جائے گا، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مالی سال 17-2016 میں اس منصوبے کا PC-1 بنایا گیا تھا جس کی منظوری محکمہ داخلہ کی ڈیپارٹمنٹل سب کمیٹی (DDSC) نے مورخہ 20.02.2017 کو دی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس منصوبے کو 18-2017 (ADP) میں شامل کیا جائے لیکن حکومت نے اس منصوبے کو مذکورہ ADP میں شامل نہ کیا جس کی وجہ سے منصوبے پر عملدرآمد نہ ہو سکا۔

(ب) مذکورہ منصوبے کو موجودہ ADP میں شامل کئے جانے کے بعد ہی اس منصوبے کا باقاعدہ آغاز کیا جا سکے گا۔

لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کے بجٹ اور جرائم میں کمی سے متعلقہ تفصیلات

275: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور سیف سٹی پراجیکٹ شروع ہونے سے اب تک جرائم میں کتنی کمی آئی؟

(ب) مالی سال 19-2018 میں لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے اور اس میں سے کتنا اب تک استعمال ہوا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ادارہ ہذا کے پاس کوئی ریکارڈ میسر نہ ہے جو کہ معزز ایوان کے سامنے پیش کیا جا سکے جس سے معزز ایوان کو جرائم کی روک تھام میں کمی کے تناسب کا درست علم ہو سکے ادارہ ہذا قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لئے بطور مددگار، معاون اور سہولت کار کے طور پر بنایا گیا ہے، جس کا واضح ثبوت اس ایوان ہذا سے منظور اور جاری شدہ قانون پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی ایکٹ 2016 ہے، معزز ایوان کو یہ گوش گزار کرنا چاہتے ہیں کہ ادارہ ہذا اپنے کارہائے منصبی اور خدمات انتہائی احسن طریقہ سے سرانجام دے رہا ہے جس سے نہ صرف عوام الناس بلکہ معزز ایوان بھی بخوبی واقف ہے۔ جس کا منہ بولتا ثبوت لاہور میں ٹریفک کی مسلسل روانی اور لوگوں کا ٹریفک قوانین کی سختی سے پابندی اور پاسداری ہے مختلف جائزوں میں کئی اداروں اور تنظیموں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ادارہ ہذا میں موجود جدید کیمروں کی مدد سے نہ صرف سرراہ جرائم کی تعداد میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے بلکہ دہشتگردی میں مطلوب اور مشکوک افراد کی نشاندہی اور کامیاب گرفتاری بھی عمل میں لائی گئی ہے، ہم معزز ایوان کو یہ بتاتے ہوئے بہت فخر محسوس کر رہے ہیں کہ ادارہ ہذا نہ صرف ٹریفک کے قوانین کی پاسداری بلکہ قانون سے مفرور ملزمان، گھر سے لاپتا افراد اور جرائم میں استعمال اور چوری شدہ گاڑیوں کی نشاندہی کے لئے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی مدد کر رہا ہے اور لاتعداد مقدمات میں جدید آلات اور کیمرہ جات کی مدد سے واضح شہادت فراہم کر چکا ہے جو کہ جرائم میں صحیح اور واقعی مجرم کی نشاندہی میں معاون اور مددگار رہا ہے کیونکہ تنظیم ہذا نئی بنی ہے اس لئے تاحال یہ بتانا ممکن نہیں کہ مکمل جرائم میں کس حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔ تاہم سٹی پولیس اس بارے میں بہتر تجزیہ فراہم کر سکتی۔

معزز ایوان کو یہ گوش گزار کیا جاتا ہے کہ ادارہ ہذا میں 15 کی کل کالز سال 2017 میں 3,539,198 موصول ہوئیں جبکہ 2018 میں اب تک موصول ہونے والی کالز کی تعداد 3,801,513 ہے جن میں سے 2017 میں 309,269 اور 2018 میں 384,330 کالز کو متعلقہ محکموں کو بابت کارروائی بھیجا گیا۔ لوگوں کا اس ادارہ کی طرف رجوع اس

بات کی عکاسی ہے کہ لوگ اس ادارہ پر اعتماد کرتے ہوئے اپنی مشکلات پر بروقت قابو پانے کے لئے 15 پر کال کرتے ہیں، جس پر فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے
ہم معزز ایوان کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ دنیا میں جہاں بھی سیف سٹیز طرز کے ادارے کا قیام عمل میں لایا گیا ہے ان شہروں میں ابتدائی سالوں میں جرائم میں کمی دیکھنے میں آتی ہے، ادارہ ہذا پرُعزم ہے کہ آنے والے سالوں میں نہ صرف لاہور بلکہ دیگر شہروں میں بھی اللہ کی مدد عوامی حکومت کی راہنمائی اور تعاون سے اس پراجیکٹ کے باعث جرائم میں خاطر خواہ کمی دیکھی جائے گی تاہم جس وقت تک ایف آئی آر کا اندراج یقینی نہیں بنایا جاتا حتمی طور پر کمی کی بابت یقینی رائے دینا ممکن نہیں ہو گا۔

(ب) مالی سال 19-2018 میں پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کے لئے 306 ملین روپے مختص کئے گئے جبکہ 102 ملین روپے جاری کئے گئے۔
لاہور PPIC3 سنٹر کو 3000 ملین روپے مختص کئے گئے جبکہ 997 ملین روپے جاری کئے گئے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سندھو صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

نیشنلائز کئے گئے مرے کالج سیالکوٹ اور گارڈن کالج راولپنڈی کی جائیدادیں اصل مالکان کے حوالے کرنے کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں معزز وزیر قانون اور وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور اور پورے ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں چونکہ اس سے پاکستان کی پوری اقلیتوں کا concern ہے حتیٰ کہ ہمارے پاکستان کی اقلیتوں کے جو لوگ باہر رہتے ہیں ان کا بھی concern ہے۔

جناب چیئر مین! ہم نے پچھلی گورنمنٹ میں مرے کالج سیالکوٹ اور گارڈن کالج راولپنڈی کے حوالے سے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا جس کے بعد اس کی پانچ چھ میٹنگز بھی ہوئیں۔ بھٹو صاحب نے جو ادارے نیشنلائز کئے تھے اس بارے میں سپریم کورٹ کے فل بنچ کی ججمنٹ ہے کہ پراپرٹیز قبضے میں نہیں لی جاسکتیں بلکہ صرف ایڈمنسٹریشن handover کی جاسکتی ہے۔

جناب چیئر مین! میں سپریم کورٹ کے فل بنچ کی وہ ججمنٹ بھی وزیر قانون کو دے دیتا ہوں کہ صرف ایڈمنسٹریشن نیشنلائز کی جاسکتی ہے ادارے یا پراپرٹی نیشنلائز نہیں کئے جاسکتے۔ اس پر لاء ڈیپارٹمنٹ نے بڑا positive جواب دیا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ بالکل درست ہے۔ سپریم کورٹ کی اس ججمنٹ پر دو دفعہ review بھی ہوا لیکن وہ بھی خارج ہو گیا لہٰذا وزیر قانون اور وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور سے استدعا ہے کہ میں نوٹیفکیشن اور ججمنٹ آپ کو دے دیتا ہوں اور اس کا ریکارڈ وزیر قانون کے آفس میں ہے اور اس کی ایک کاپی وزارت انسانی حقوق و اقلیتی امور اور ایک کاپی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں بھی موجود ہے۔

جناب چیئر مین! میری humble submission ہو گی کہ اگر اسے expeditious کر لیا جائے اور ہمارے یہ ادارے جو ہماری پراپرٹی ہیں جن کے بارے میں سپریم کورٹ کے فل بنچ کورٹ کی ججمنٹ بھی ہے کہ Administration can be nationalized but not the property اسے تھوڑا جلدی کر لیا جائے اور ہمارے ادارے واپس کئے جائیں چونکہ ایجوکیشن اور ہیلتھ میں ہماری مینارٹی کا بہت contribution ہے۔

جناب چیئر مین! وزیر قانون کا تجربہ بھی ہے اور ان کو پتا بھی ہے، میں ججمنٹ بھی ان کو دے دیتا ہوں۔ میری گزارش ہے کہ ذرا اسے speed up کر دیا جائے تا کہ ہمارے یہ ادارے واپس ہو جائیں۔ شکریہ

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب اعجاز مسیح): جناب چیئر مین! یہ معاملہ ہمارے علم میں already ہے اور 23- دسمبر 2018 کے کرسمس ڈنر میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار بھی اس بارے میں اعلان کر چکے ہیں۔ مرے کالج سے متعلق لوگوں، رنگ محل سکول کی انتظامیہ، گارڈن کالج کی انتظامیہ اور بشپ صاحبان سے ہماری اس حوالے سے میٹنگز ہو چکی

ہیں۔ آج جناب یاسر ہمایوں تشریف نہیں لائے لیکن ہماری اُن سے بھی ایک میٹنگ ہو چکی ہے۔ یہ process جاری ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ جلد ہی اس بارے میں فیصلہ ہو جائے گا۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! معزز ممبر خلیل طاہر سندھو نے جو معاملہ point out کیا ہے اس بارے میں عرض کروں گا کہ یہ نوٹیفکیشن 2015 میں جاری ہوا تھا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اس سے پہلے 2002 سے لے کر 2007 تک جب جناب پرویز الٰہی کی حکومت تھی تو اُس وقت ایف سی کالج کو واپس کیا گیا اور اسے یونیورسٹی کا درجہ بھی دیا گیا تھا۔ آج ایف سی کالج صوبہ میں one of the best institutions ہے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پچھلی حکومت میں بہت سے معاملات delay ہوتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ 2015 کا نوٹیفکیشن ہے اگر سابقہ حکومت اس پر عملدرآمد کر جاتی تو آج ان کی نیک نامی ہوتی لیکن میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اسی نوٹیفکیشن کو own کرتے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ انتہائی مختصر عرصہ میں اس پر عملدرآمد کروائیں گے۔

جناب ظہیر اقبال: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب ظہیر اقبال! آپ بات کر لیں۔ But it should be short.

جناب ظہیر اقبال: جناب چیئرمین! میرا تعلق اس شہر سے ہے کہ جس میں آج سے چند روز پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اپنی پوری صوبائی کابینہ کے ساتھ تشریف لے گئے تھے۔ میں اُن کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بہاولپور کی عوام کو رونق بخشی، وہاں پر انہوں نے اپنے قدم رنجہ فرمائے اور ساتھ ہی ساتھ ان کی طرف سے بہاولپور کی عوام کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ بھی مارا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب ظہیر اقبال! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں اس لئے تقریر نہ کریں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب چیئرمین! آپ میری بات تو سُن لیں۔ میں سات گھنٹے کا سفر کر کے آیا ہوں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کی طرف سے بہاولپور کی عوام کے منہ پر جو زوردار طمانچہ مارا گیا ہے اس کی شدت اور درد ساتھ والے اضلاع کے لوگوں نے بھی محسوس کیا ہے۔ صوبائی کابینہ کا اجلاس بہاولپور میں ہونا چاہئے تھا اور وزیر اعلیٰ کا یہ صوابدیدی اختیار ہے لیکن

صوبائی کابینہ کے اجلاس کی آڑ میں سردیوں کی چھٹیاں منانے کا جو منصوبہ بنایا گیا وہ انتہائی قابل مذمت ہے۔

جناب چیئرمین: جناب ظہیر اقبال! آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار محترمہ سبین گل خان کی ہے لیکن انہوں نے اپنی تحریک التوائے کار کو withdraw کر لیا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب محمد ارشد ملک کی ہے۔

جناب ظہیر اقبال: جناب چیئرمین! آپ میری پوری بات تو سُن لیں۔

جناب چیئرمین: جناب ظہیر اقبال! آپ کو میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیا اور آپ اپنی بات کر چکے ہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر نہیں ہو سکتی۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ Order please. Order in the House. جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنی تحریک پیش کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ہاؤس کو in order کریں تو پھر میں اپنی تحریک التوائے کار پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شاید جناب محمد ارشد ملک! اپنی تحریک التوائے کار پیش نہیں کرنا چاہتے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 212 جناب مہندر پال سنگھ کی ہے۔ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

پنجاب کے تعلیمی اداروں میں اقلیتی طلباء کے لئے پانچ فیصد کوٹا مختص کرنے کا مطالبہ

جناب مہندر پال سنگھ: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب بھر کے تمام تعلیمی اداروں میں مذہبی اقلیتوں کے طالب علموں کے لئے پانچ

فیصد کوٹا مختص کیا جائے تا کہ مذہبی اقلیتوں کی حوصلہ افزائی ہو سکے اور ان کے بچے تعلیمی اداروں میں داخلہ لے کر ملک کے مستقبل کی بہتری کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جناب مہندر پال سنگھ کی تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 211 جناب محمد ارشد ملک کی ہے۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں اپنی تحریک التوائے کار پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تھا اور آپ نے جناب مہندر پال سنگھ کو فلور دے دیا۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! پہلے میں نے آپ کو floor دیا تھا لیکن آپ دوسری طرف متوجہ ہو گئے۔ چلیں، آپ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

کمیر شریف (ساہیوال) کے مین بازار میں ناجائز قابضین سے دکانیں و پلازے واگزار کرانے کا مطالبہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "نیوز ون چینل" کی خبر کے مطابق ضلع ساہیوال میں حکومت پنجاب کا جاری تجاوزات کا آپریشن ایک احسن اقدام ہے لیکن اگر اقرباء پروری یا میرٹ و قانون سے ہٹ کر سیاسی و پارٹی وابستگی کے پہلو کو مدنظر رکھ کر آپریشن کیا جائے گا تو یہ ایک افسوسناک امر ہے۔

جناب چیئرمین! گزشتہ دنوں ضلع ساہیوال کے حلقہ L-9/119 اور کمیر شریف میں ناجائز قابضین کے خلاف آپریشن کرتے ہوئے 50 ایکڑ اراضی واگزار کروائی گئی جو کہ قابل تحسین اقدام ہے مگر اس کے ساتھ قابل تشویش امر یہ ہے کہ اسی حلقہ کے علاقہ کمیر شریف جو کہ ایک میونسپل کمیٹی ہے وہاں پر مین بازار کمیر شریف و دیگر ملحقہ علاقہ جات و بازاروں میں کچھ بااثر افراد نے قبضہ کیا ہوا ہے اور وہاں پر کمرشل دکانیں و پلازے بنا رکھے ہیں لہٰذا جناب سے استدعا ہے کہ میرے اس حلقہ کے علاقہ کمیر شریف میونسپل کمیٹی کے مین بازاروں و دیگر اہم علاقہ جات و بازاروں پر جتنے بھی لوگ سرکاری اراضی پر چاہے وہ کمرشل و نان کمرشل، زرعی یا سکنی ہے ناجائز قابض ہیں اور ان کا تعلق جس سیاسی پارٹی سے بھی ہے بلا تفریق آپریشن کر کے سرکاری اراضی واگزار کروائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں معزز ممبر کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے چیف منسٹر پنجاب کے انسداد تجاوزات وژن کو سراہا ہے۔ چیف منسٹر پنجاب نے صوبہ پنجاب میں ایک انسداد تجاوزات مہم شروع کی ہوئی ہے اور معزز ممبر جناب محمد ارشد ملک نے اس کو سراہتے ہوئے خود اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ اُن کے حلقہ سے بھی تجاوزات ختم کروائی جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری موجودہ حکومت کا یہ initiative انتہائی دُوررَس نتائج کا حامل ہے۔

جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک نہیں کہ طویل عرصہ سے سرکاری اراضی پر قبضہ کرنا ایک معمول بن گیا تھا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کی حکومت کو اس بات کا credit جاتا ہے کہ اس نے لاکھوں ایکڑ اراضی جو کہ ناجائز قابضین کے قبضہ میں تھی کو واگزار کروایا ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ سرکاری یا غیر سرکاری اراضی پر قبضہ کرنے کے اس عمل کو سیاسی پشت پناہی حاصل تھی اور کچھ لوگوں نے innocently بھی ایسا کیا ہوا تھا۔ جس طرح معزز ممبر نے خود فرمایا ہے کہ ناجائز قابضین کے خلاف بلا تفریق اور بلاامتیاز کارروائی کی جائے تو میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ بلا تفریق اور بلا امتیاز کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین! یہاں میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اس انسداد تجاوزات مہم کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے یعنی سرکاری اراضی پر قبضے کو واگزار کروایا جائے گا اور کچھ شہروں میں دُکانوں کے آگے جو چھوٹی چھوٹی تجاوزات ہیں ان کو بھی ختم کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! اس انسداد تجاوزات مہم کو look after کرنے کے لئے ہم نے متعلقہ ڈپٹی کمشنر صاحبان کو اختیار دیا تھا کہ اگر کہیں پر کوئی complaint آتی ہے یا کوئی شخص یہ محسوس کرتا ہے کہ اُس کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے تو وہ وہاں پر کارروائی کریں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری حکومت نے بلاامتیاز و بلا تفریق کارروائی کی ہے، تجاوزات کو remove کر رہے ہیں، عوام اس بات کو سراہ رہے ہیں اور حزب اختلاف بھی اس بات کو سراہ رہی ہے۔

جناب چیئرمین! معزز ممبر نے جس تحصیل کے حوالے سے point out کیا ہے وہاں پر بھی یہ مہم چلائی جائے گی۔ اگر معزز ممبر کسی خاص زمین پر قبضہ یا تجاوزات کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں تو یہ مجھے بتائیں انشاء اللہ تعالیٰ کسی شخص کو بھی، خواہ اُس کا تعلق حکومت سے ہو یا حزب اختلاف سے ہو یا کوئی شخص کسی انتظامی عہدے پر فائز ہو، انشاء اللہ تعالیٰ کسی سے کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی اور سرکاری اراضی کو واگزار کرایا جائے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 214/18 محترمہ مومنہ وحید کی ہے۔ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

راولپنڈی کی خاتون کے گھر زبردستی
گھسنے والے مسلح شخص کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ

محترمہ مومنہ وحید: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ راولپنڈی میں واصف عباسی نامی شخص نے اپنی دولت اور بدمعاشی کے نشے میں قوم کی ایک بیٹی کو بار بار فون کر کے تنگ کرنے سے منع کرنے پر اس کے گھر میں داخل ہو کر ظلم کی انتہا کر دی۔ واصف ناجائز اسلحہ لے کر قوم کی اس بیٹی کے گھر زبردستی گھس گیا اسے غلیظ اور ناقابل بیان گالیاں دیں اور پسٹل کے بٹ مار کر تشدد کیا۔ یہ درندہ صفت انسان تشدد کرنے کے دوران قوم کی بیٹی سے ناکردہ جرم کی بار بار معافی مانگنے کے لئے کہتا رہا۔ یہ تمام مناظر کیمرے کی آنکھ نے محفوظ کر لئے ہیں جس کی وجہ سے مجرم کی اصلیت عوام کے سامنے آگئی ہے۔ پنجاب اسمبلی نے خواتین کو ان کے کام کرنے کے مقام پر ہراساں کرنے سے بچاؤ کے لئے The Protection against Harassment of Women at the Workplace Act 2010 بنایا ہوا ہے لیکن اس واقعہ سے تو ایسے لگتا ہے کہ کوئی بھی شہری اپنے گھروں میں بھی محفوظ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ خواتین کے احترام اور ان کا معاشرے میں مقام، حیثیت اور عزت کو محفوظ اور برقرار رکھنے کے لئے بھی The Punjab Commission on the Status of Women Act 2014 جیسا قانون موجود ہے لیکن اس وقوعہ نے ان قوانین کی عملداری اور پاسداری پر بھی سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔

جناب چیئرمین! اب صوبہ پنجاب میں تحریک انصاف کی حکومت ہے اور قوم کی بیٹی کو ملنے والا انصاف پنجاب کی خواتین کے حقوق کی جانب پہلا قدم ہو گا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین !شکریہ۔میں سب سے پہلے تو یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ محترمہ نے انتہائی اہم issue کو highlight کیا جس پر میں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ کسی بھی شخص یا خاتون سے کوئی زیادتی ہوئی ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم اُس کا ازالہ کریں گے اور ہونا بھی چاہئے۔

جناب چیئرمین !میں یہاں پر صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک التوائے کار نہیں بنتی۔اگر محترمہ ابھی بھی مجھے اُس خاتون کی طرف سے ایک application دے دیں تو میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ نہ صرف پرچہ درج کیا جائے گا بلکہ ملزم کو گرفتار کر کے قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دلوائی جائے گی۔شکریہ

جناب چیئرمین: جی،اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/215 چودھری اشرف علی کی ہے۔ جی،اپنی تحریک پیش کریں۔

گنگارام ہسپتال کی بچہ ایمرجنسی میں ڈاکٹرز کی عدم توجہ سے بچے کی ہلاکت

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین !شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" کی اشاعت مورخہ 23۔نومبر 2018 کی خبر کے مطابق گنگارام ہسپتال کی بچہ ایمرجنسی میں ڈاکٹرز کی عدم توجہ اور درست تشخیص نہ کرنے کے باعث چھ ماہ کا بچہ جان کی بازی ہار گیا۔تفصیلات کے مطابق بند روڈ کا رہائشی شہزادہ عثمان مورخہ 18۔نومبر 2018 کی رات تقریباً 12:00 بجے کے قریب اپنے بچے کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے گنگارام ہسپتال کی ایمرجنسی میں لایا۔ڈاکٹرز نے اُن کو دوائی لکھ کر دی اور وہ گھر لے کر آ گئے۔ جیسے ہی ہسپتال انتظامیہ / ڈاکٹرز کی لکھی ہوئی دوائی بچے کو پلائی اس کے ٹھیک پندرہ منٹ کے بعد بچے کی طبیعت مزید خراب ہونا شروع ہو گئی۔لواحقین اُسی وقت دوبارہ ہسپتال لے کر آئے۔جہاں پر موجود ڈاکٹرز نے توجہ نہ دی اور لیڈی ڈاکٹرز نے بھی غلط دوائی لکھی اور توجہ نہ دینے کی وجہ سے بچہ جان کی بازی ہار گیا جبکہ ہسپتال انتظامیہ نے ابھی تک ذمہ داران کے خلاف کوئی قانونی کارروائی

عمل میں نہ لائی ہے اور لواحقین کو ابھی تک انصاف فراہم نہ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے لواحقین میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن: (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے صحیح فرمایا۔ یہ ایک سانحہ پیش آیا اور ہسپتال انتظامیہ نے 2018-11-19 کو اس واقعہ کا باقاعدہ نوٹس لے کر سینئر ممبران سے انکوائری کی۔ انکوائری کے مطابق ہسپتال میں جب بچے کو لایا گیا تو ہاؤس آفیسر نے اُس کو دیکھا لیکن اُس ہاؤس آفیسر نے کسی سینئر ڈاکٹر سے رابطہ کئے بغیر اُس کو دوائی دے کر بچے کو گھر بھجوا دیا۔ اُس کے دو گھنٹے بعد جب بچے کو دوبارہ ہسپتال لایا گیا تو He was received dead on arrival اُس واقعہ کی انکوائری کی details ساتھ لگا دی گئی ہیں۔ واقعہ کی انکوائری کرنے کے بعد ایکشن لیا گیا اور اُس ڈاکٹر کی ملازمت ختم کر دی گئی۔

> Because of this incident which has happened, it was very sad and should not have happened. Recommendations have been given that no child will be discharged from the hospital until and unless, a senior consultant has seen the patient, the babies should not be discharged from there.

جناب چیئرمین! اس پر باقاعدہ ایکشن لے کر کمیٹی کی شفارشات سامنے آئی ہیں۔ اُس ڈاکٹر پر یہ بھی شکایت تھی کہ شاید وہ موبائل فون پر مصروف تھی تو اُس انکوائری کمیٹی کی سفارشات کے مطابق Mobile phones are not allowed during duty hours except in emergency cases.

جناب چیئرمین! میں یہاں پر مزید یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جب یہ واقعہ ہوا تو وہاں ایک لڑائی جھگڑا بھی ہوا جس کی وجہ سے مار پیٹ بھی ہوئی۔ اس ساری situation سے بچنے کے لئے یہ سفارشات دی گئی ہیں۔

House Officer should not be allowed to discharge the patient without informing the seniors. Security guards should be active during the duty hours and should be able to handle, in case such situation arises and Senior Registrar should be available in Pediatric Emergencies for this purpose. I am very sorry that this incident happened.

جناب چیئرمین! کیونکہ یہ بہت تکلیف دہ چیزیں ہوتی ہیں۔ ہم نے اس کے اوپر ایکشن بھی لے لیا ہے اور ہم آئندہ سے پورا دھیان رکھیں گے کہ اس طرح کا واقعہ کبھی نہ ہو۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 217/18 شیخ علاؤالدین کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 218/18 بھی شیخ علاؤالدین کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 219/18 بھی شیخ علاؤالدین کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 222/18 بھی شیخ علاؤالدین کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 227 جناب محمد طاہر پرویز کی ہے۔ جی، اپنی تحریک پیش کریں۔

فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں
ایک ارب روپے سے زائد مالیت کی زائد المیعاد ادویات کا انکشاف

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "92" کی اشاعت مورخہ 18- دسمبر 2018 کی خبر کے مطابق فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ایک ارب کی زائد المیعاد ادویات کا انکشاف 70 اقسام کی زائد المیعاد ادویات میں 60 ہزار سے زائد مالیت والے درجنوں انجکشن بھی موجود، ادویات مالی مفاد کے لئے

خریدی گئیں۔انتظامیہ نے کروڑوں روپے کمیشن کے لئے ادویات کو تبدیل نہ کرایا۔سٹور میں پڑی پڑی ادویات ایکسپائر ہو گئیں۔دیدہ دلیری سے معاملے کو چھپایا گیا۔تفصیلات کے مطابق فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں گزشتہ سالوں کی خرید کردہ ایک ارب روپے سے زائد مالیت کی ادویات کی موجودگی کا انکشاف ہوا ہے۔جنہیں مبینہ طور پر ہسپتال انتظامیہ نے اپنا کروڑوں روپے کمیشن بچانے کے لئے کمپنی سے تبدیل کروایا نہ ہی بروقت استعمال کیا جس پر ادویات سٹوروں میں پڑی پڑی ایکسپائر ہو گئیں۔اس بناء پر خزانہ کو ایک ارب روپے سے زائد کا نقصان پہنچایا گیا۔ 70سے زائد اقسام کی زائدالمیعاد ادویات پڑی ہوئی ہیں۔انہیں مریضوں کو نہیں دیا گیا جبکہ سینکڑوں افراد کو روزانہ یہ کہہ کر ٹرخا دیا جاتا ہے کہ ادویات میسر نہ ہیں اور مجبوراً بازار سے یہ لوگ مہنگے داموں ادویات خرید کرتے ہیں۔یہ معاملہ سنگین نوعیت کا ہے اور نہ صرف مریضوں بلکہ عوام الناس کے لئے باعث تشویش ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ وزیر صحت!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین!اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔میں اس کا جواب منگوا کر ہاؤس کے سامنے پیش کر دوں گی۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب چیئرمین: اب ہم رخصت کی درخواستیں لیتے ہیں۔میں سیکرٹری اسمبلی کو کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب محمد احسن جہانگیر

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد احسن جہانگیر، ایم پی اے، پی پی۔71 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 25۔ اکتوبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سید حسن مرتضیٰ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سید حسن مرتضیٰ، ایم پی اے، پی پی۔ 95 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 23۔ اکتوبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ذکیہ خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے، ڈبلیو۔331 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 19۔ اکتوبر 2018 اور ماہ جنوری 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ حسینہ بیگم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ حسینہ بیگم، ایم پی اے، ڈبلیو۔344 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 8۔نومبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب امجد محمود چودھری

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب امجد محمود چودھری، ایم پی اے، پی پی۔13 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 19 تا 25 ۔اکتوبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ربیعہ احمد بٹ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ربیعہ احمد بٹ، ایم پی اے، ڈبلیو۔350 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 23 تا 25۔اکتوبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب نذیر احمد چوہان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب نذیر احمد چوہان، ایم پی اے، پی پی-167 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 19 اور 25-اکتوبر اور 11 تا 14-دسمبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

پیرزادہ محمد جہانگیر بھٹہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست پیرزادہ محمد جہانگیر بھٹہ، ایم پی اے، پی پی-225 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 8-نومبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ طحیا نون

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ طحیا نون، ایم پی اے، ڈبلیو-338 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 23-اکتوبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ کنول پرویز چودھری

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ کنول پرویز چودھری، ایم پی اے، ڈبلیو۔341 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 7 تا14۔دسمبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب مظہر عباس راں

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب مظہر عباس راں، ایم پی اے، پی پی۔218 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 3 تا5 ۔دسمبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

(اذان ظہر)

جناب فدا حسین

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب فدا حسین، ایم پی اے، پی پی۔237 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 3 تا7۔دسمبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رانا منور حسین

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رانا منور حسین، ایم پی اے، پی پی۔79 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 11 تا14۔دسمبر 2018 اور 9 تا12۔جنوری 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ثاقب خورشید

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ثاقب خورشید، ایم پی اے، پی پی۔234 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 10 اور 11۔دسمبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب شہاب الدین خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب شہاب الدین خان، ایم پی اے، پی پی۔281 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 13 اور 14۔دسمبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب امان اللہ وڑائچ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب امان اللہ وڑائچ، ایم پی اے، پی پی۔62 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 7۔جنوری2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم ہوئیں۔شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

تحریک

(میعاد میں توسیع)

خصوصی کمیٹی نمبر3 کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہو گا کہ گزشتہ اجلاس میں یہاں پر ایک مسئلہ زیر بحث آیا تھا جس پر ہاؤس نے ایک سپیشل کمیٹی constitute کی تھی۔ ہماری اس اسمبلی کے معزز ممبر خواجہ سلمان رفیق کے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا معاملہ تھا لیکن بدقسمتی سے صوبائی اسمبلی پنجاب کے قواعد اس بات کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ پروڈکشن آرڈر جاری کیا جائے۔ اس پر جناب سپیکر نے اسمبلی کے قواعد انضباط کار میں ترمیم کے لئے ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی تھی۔ اس کمیٹی کا اجلاس ہوا، اس کے بعد کمیٹی نے لاء ڈیپارٹمنٹ کو یہ ذمہ داری دی تھی کہ وہ اس ترمیم کا draft propose کریں۔

جناب سپیکر! اب لاء ڈیپارٹمنٹ نے draft تیار کر لیا ہے لیکن in the mean time یہ ہوا کہ کمیٹی کی میعاد ختم ہو گئی ہے۔ اب اجلاس چل رہا ہے اور ہمیں دو مسائل درپیش ہیں۔

نمبر۔1 کمیٹی کی میعاد کی توسیع کا مسئلہ ہے اور

نمبر۔2 دوران اجلاس کمیٹی کا اجلاس بلانے کی اجازت کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 3 کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کی جائے اور اس کمیٹی کا اجلاس رواں اجلاس کے دوران بلانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 3 کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کی جائے اور اس کمیٹی کا اجلاس رواں اجلاس کے دوران بلانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 3 کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کی جائے اور اس کمیٹی کا اجلاس رواں اجلاس کے دوران بلانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: اب ہم پرائیویٹ ممبر بزنس شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈے پر درج ذیل مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ جی، پہلی قرارداد جناب علی اختر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

فیصل آباد کی تمام دورویہ سڑکوں کو ٹال فری کرنے کا مطالبہ

جناب علی اختر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"ضلع فیصل آباد کو دوسرے شہروں کے ساتھ ملانے کے لئے جناب پرویز الٰہی کے دور حکومت میں دورویہ سڑکیں تعمیر کی گئی تھیں اور ان سڑکوں پر ٹال کی مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی تھی گزشتہ حکومت نے ان تمام سڑکوں پر ٹال ٹیکس لگادیا اور عوام الناس سے ٹال کی مد میں بھاری رقم وصول کرنا شروع کر دی۔ شہر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے پر عوام کو مالی بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ ان تمام سڑکوں کو ٹال فری کیا جائے۔"

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

فیصل آباد کی تمام دو رویہ سڑکوں کو ٹال فری کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"ضلع فیصل آباد کو دوسرے شہروں کے ساتھ ملانے کے لئے جناب پرویز الٰہی کے دور حکومت میں دو رویہ سڑکیں تعمیر کی گئی تھیں اور ان سڑکوں پر ٹال کی مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی تھی گزشتہ حکومت نے ان تمام سڑکوں پر ٹال ٹیکس لگادیا اور عوام الناس سے ٹال کی مد میں بھاری رقم وصول کرنا شروع کر دی۔ شہر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے پر عوام کو مالی بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ ان تمام سڑکوں کو ٹال فری کیا جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

جناب چیئرمین! فیصل آباد میں سڑکوں پر ٹال ٹیکس ختم کیا جائے۔ یہ درست ہے کہ جناب پرویز الٰہی کے دَور میں یہ سڑکیں تعمیر ہوئیں اور اُس وقت ٹال ٹیکس نہیں تھا لیکن 21-06-2011 کو ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے ان پر ٹال ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے جو میرے پاس جواب آیا ہے میں اُس سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ جس طرح معزز ممبر نے فرمایا کہ یہ عوام پر بوجھ ہے جس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ اس سے گورنمنٹ آف پنجاب کو ریونیو ملتا ہے۔

جناب چیئرمین! متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نے یہ نہیں بتایا کہ اس سے گورنمنٹ کو ریونیو کتنا ملتا ہے لہٰذا میں جناب سے استدعا کروں گا اور معزز ممبر سے بھی التجا کروں گا کہ اس معاملے کو فی الحال pending کر لیا جائے تاکہ مکمل جواب لے کر ہم دیکھیں کہ اس کا پنجاب گورنمنٹ کے خزانے پر impact کیا ہو گا۔ اگر یہ اتنا major impact نہیں ہے تو اس کو معاف بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ معزز ممبر نے جس مسئلے کی نشاندہی کی ہے یہ ایک عوامی مفاد کا مسئلہ ہے اس لئے میری

استدعا ہے کہ اس قرارداد کو pending کر لیا جائے، اس کا تفصیلی جواب لے لیتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کو اگلے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر take up کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

یو اے ای کے ولی عہد کے استقبال کے لئے
جناب ڈپٹی سپیکر کا رحیم یار خان جانے سے ایوان میں بحرانی کیفیت کا پیدا ہونا

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! دو نکات ہیں جن پر میں بڑی مختصر بات کرنا چاہتا ہوں۔ صبح اسمبلی آتے ہوئے اسمبلی کے باہر پنجاب ٹیکنیکل بورڈ کے ملازمین احتجاج کر رہے تھے جس کی وجہ سے ٹریفک کی روانی بھی متاثر تھی۔ میں نے رُک کر اُن سے پوچھا تو ان کے کچھ issues تھے۔

جناب چیئرمین! میرا پہلا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہاں سے دو منسٹر صاحبان جا کر اُن کے مسائل سنتے اور ان کا احتجاج ختم کرواتے۔

جناب چیئرمین! میرا دوسرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ کل یہاں ایک بحرانی کیفیت پیدا ہوئی کہ یہ ہاؤس کس طرح چلے گا کیونکہ جناب سپیکر اور جناب ڈپٹی سپیکر موجود نہیں تھے۔ کل پورے ہاؤس نے ایک مثبت روایت قائم کی اور وزیر قانون نے ایک تحریک move کی جس کے نتیجے میں آپ اس Chair پر بیٹھے۔ ایک گھنٹہ اجلاس جو ٹیکنیکل بنیاد پر بحرانی کیفیت میں ہوا اُس کا ایک حل نکل آیا لیکن شام کو جناب ڈپٹی سپیکر جناب دوست محمد مزاری کے آفس سے ایک پریس ریلیز جاری کی جاتی ہے جس میں تحریر کیا جاتا ہے کہ گزشتہ رات کو UAE کے ولی عہد شیخ محمد بن زید النہیان رحیم یار خان تشریف لائے ہوئے تھے، انہوں نے راجن پور خصوصی طیارہ بھیجا، میں رحیم یار خان گیا اور وہاں جا کر میری اُن سے one to one ملاقات ہوئی۔

جناب چیئر مین! یہ چھ جنوری کا واقعہ ہے۔ یہ روایت ہے اور پچھلے ادوار میں بھی ہوتا رہا ہے کہ عرب ممالک کے ولی عہد اور شہزادے یہاں hunting trip پر آتے ہیں اور پاکستان کے مختلف خطوں میں شکار کرتے ہیں۔

جناب چیئر مین! میں راجن پور کا حوالہ اس لئے دے رہا ہوں کہ پی ٹی آئی کی ایک قابل احترام خاتون وزیر شیریں مزاری صاحبہ جو کہ راجن پور سے تعلق رکھتی ہیں، اُن کی بے تحاشا tweets ہیں کہ جب بھی کوئی عرب ملک سے ولی عہد یا شہزادہ hunting trip پر آتا تھا تو وہ اُس وقت کی حکومت کو شرم دلاتی تھیں اور کہتی تھیں کہ پاکستان کی سرزمین شکار گاہ بنا دی گئی ہے۔

جناب چیئر مین! اب تین دن کا trip اُس ولی عہد اور اس کی فیملی نے کیا ہے، ہو سکتا ہے مجھے اُس پر اتنا اعتراض نہ ہو لیکن مجھے اعتراض اس بات پر ہے کہ یہ ہاؤس کل جس بحران سے گزرا ہے پھر بھی سردار دوست محمد مزاری نے اس ایوان کے تقدس کو ایک hunting trip کے لئے پامال کیا ہے جس کی میں شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ یہ میرے دو پوائنٹ آف آرڈر تھے۔

جناب چیئر مین! یہ اچھی روایت نہیں ہے اور ذمہ داران کو اس طرح کے رویے اختیار نہیں کرنے چاہئیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئر مین: جی، دوسری قرارداد جناب ساجد احمد خان کی ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! میرے دوست جناب سمیع اللہ خان نے پوائنٹ آف آرڈر پر فرمایا ہے تو پہلی بات یہ ہے کہ یہ hunting trip بالکل نہیں تھا اور کل کی پریس ریلیز میں انہوں نے یہ نہیں لکھا کہ میں اُن کے hunting trip میں شامل ہونے کے لئے گیا تھا۔ انہوں نے یہ مفروضے پر بات کی ہے جس کی یہ خبر بن سکتی ہے لہٰذا اس کو خبر نہ بنایا جائے۔ یہ کوئی hunting trip نہیں تھا بلکہ ایک خیر سگالی دورہ تھا۔ چونکہ ان کے دور میں یہ hunting ہوتی رہی ہے اس وجہ سے اس پر تنقید ہوتی تھی۔ اب وہ ظہور پذیر نہیں ہوتی اس لئے تنقید ہو ہی نہیں سکتی لہٰذا توڑ مروڑ کر ایسی باتیں نہ کی جائیں جس سے political advantage

and mileage لینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہم اِن کا احترام کرتے ہیں اور ان کی اس خواہش کا بھی احترام کریں گے کہ یہاں پر اب کوئی hunting trip ہو گا اور نہ ہی کوئی کر سکے گا۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! چودھری ظہیر الدین بڑے قابل احترام ہیں اور کل بھی یہ تجاویز دے رہے تھے۔ میں کل سے دیکھ رہا ہوں کہ یہ مجھے ملے ہوئے لگتے ہیں جو مجھے کہنا نہیں چاہئے۔ جو official trip تھا اس حوالے سے فواد چودھری کی tweet دیکھ لیں۔ اگر ان کو نہیں پتا تو اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! اب حکومت کہتی ہے وہ official trip صرف ایک دن کا تھا جس میں آپ نے بھی دیکھا ہو گا کہ وزیر اعظم نے اسلام آبا میں خود گاڑی drive کی اور یونیورسٹی میں میٹنگ بھی ہوئی جس پر ائم منسٹر ہاؤس نے ایک یونیورسٹی بن جانا تھا۔

جناب چیئرمین! یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ پوری میڈیا رپورٹس ہیں اور پریس ریلیز بھی آ جائے گی کہ یہ تین روزہ hunting trip تھا جو رحیم یار خان میں کیا گیا۔

جناب چیئرمین: چودھری ظہیر الدین! مختصر کریں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! یہ خبر انہوں نے بنائی ہے جو آج خبر بنے گی ورنہ میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ یہاں پر کوئی hunting trip تھا، ہے اور نہ کسی قسم کا ہو گا۔ اس وقت یہاں پر wildlife conservation پر کام ہو رہا ہے۔ وہ پرندے وہ نسلیں جو انہوں نے بیچ بیچ کر ناپید کی ہیں اُن کو بڑھاوا دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہاں پر killing بالکل ختم ہے۔ آپ اس کو خبر بنانے کے لئے کہہ رہے ہیں تاکہ آپ کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ خبر بنیں۔ میں آپ کی بہت قدر کرتا ہوں اور "شیریں ہیں آپ کے لب کہ رقیب" ہم مخالفت نہیں کر سکتے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میری بات سنیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے خبر بنانے کی کوشش کی ہے جس کو میں نے negate کیا ہے۔

جناب چیئر مین! میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ اس hunting season میں کوئی hunting اُس area میں نہیں ہوئی۔

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب
گالیاں کھا کے بے مزا نہ ہوا

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! یہ پریشان اس لئے ہیں کیونکہ صرف کرپشن کی hunting ہو رہی ہے اور کسی قسم کی کوئی hunting نہیں ہو رہی۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت clean and green پاکستان پر believe کرتی ہے اور اپنی wildlife کو protect کرنے پر believe کرتی ہے جس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔

جناب چیئر مین! چودھری ظہیر الدین بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ خیر سگالی کا وہ دورہ تھا جن کو ہم welcome کرتے ہیں اور وہ 9 بلین ڈالر کا آپ کو package دے کر گئے ہیں جس پر آپ لوگوں کو خوش ہونا چاہئے۔

جناب چیئر مین! میں نے اصل میں پوائنٹ آف آرڈر کسی اور مقصد کے لئے raise کیا تھا۔ یہاں پر آج European delegation آیا ہے اُن میں ایک ممبر ناروے سے بھی ہیں لہٰذا میں آپ کی اجازت سے appreciate کرنا چاہوں گی کیونکہ کل ناروے کی وزیر اعظم نے ہمارے کشمیر issue پر پاکستان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ انڈیا کو چاہئے کہ وہ مذاکرات کی میز پر آئے، کشمیر کا حل ڈھونڈے اور اُن کو right of self-determination دے کیونکہ اس کے علاوہ کشمیر کا کوئی حل نہیں ہے۔

جناب چیئر مین! میں European delegation کو appreciate کرنا چاہ رہی تھی کیونکہ ان کے پرائم منسٹر نے بھی ہمارے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ بہت شکریہ

قراردادیں

(مفادعامہ سے متعلق)

(۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ دوسری قرارداد جناب ساجد احمد خان کی ہے۔ جی، اپنی قرارداد پیش کریں۔

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی وحشیانہ کارروائیوں سے نوجوانوں کی شہادتوں کی شدید مذمت

جناب ساجد احمد خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی درندگی اور وحشیانہ کارروائیوں پر سراپا احتجاج ہے اور مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے درجنوں نوجوانوں کی شہادت اور سینکڑوں افراد کو شدید زخمی کئے جانے پر انتہائی دکھ اور شدید الفاظ میں مذمت کا اظہار کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں مظالم کی انتہا کرکے انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور پامالی کی انتہا کر دی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں بڑھتے ہوئے قتل وغارت پر عالمی برادری اور اقوام متحدہ کی خاموشی نہایت افسوسناک ہے۔

اس ایوان کی یہ رائے بھی ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں قتل عام کشمیریوں کی نسل کشی کے مترادف ہے جسے ہر صورت میں روکنا ہوگا۔ پاکستان ہمیشہ ہر فورم پر مسئلہ کشمیر عالمی برادری کے سامنے رکھتا آیا ہے لیکن اقوام متحدہ، او آئی سی اور دیگر بین الاقوامی تنظیموں نے مسئلہ کشمیر کے حل میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

یہ ایوان مقبوضہ کشمیر کی آزادی، تمام شہداء کے درجات کی بلندی اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے دعا گو ہے۔

یہ ایوان بذریعہ وفاقی حکومت اقوام متحدہ، او آئی سی اور دیگر تمام بین الاقوامی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں حالیہ قتل وغارت کو فوری طور پر روکا جائے اور مسئلہ کشمیر کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ترجیحی بنیادوں پر حل کرایا جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی درندگی اور وحشیانہ کارروائیوں پر سراپا احتجاج ہے اور مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے درجنوں نوجوانوں کی شہادت اور سینکڑوں افراد کو شدید زخمی کئے جانے پر انتہائی دکھ اور شدید الفاظ میں مذمت کا اظہار کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں مظالم کی انتہا کر کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور پامالی کی انتہا کر دی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں بڑھتے ہوئے قتل وغارت پر عالمی برادری اور اقوام متحدہ کی خاموشی نہایت افسوسناک ہے۔

اس ایوان کی یہ رائے بھی ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں قتل عام کشمیریوں کی نسل کشی کے مترادف ہے جسے ہر صورت میں روکنا ہوگا۔ پاکستان ہمیشہ ہر فورم پر مسئلہ کشمیر عالمی برادری کے سامنے رکھتا آیا ہے لیکن اقوام متحدہ، او آئی سی اور دیگر بین الاقوامی تنظیموں نے مسئلہ کشمیر کے حل میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

یہ ایوان مقبوضہ کشمیر کی آزادی، تمام شہداء کے درجات کی بلندی اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے دعاگو ہے۔

یہ ایوان بذریعہ وفاقی حکومت اقوام متحدہ، او آئی سی اور دیگر تمام بین الاقوامی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں حالیہ قتل وغارت کو فوری طور پر روکا جائے اور مسئلہ کشمیر کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ترجیحی بنیادوں پر حل کرایا جائے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I don't oppose it میرے خیال میں اس قرارداد کو منظور کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس قرارداد کی کسی نے مخالفت نہیں کی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی درندگی اور وحشیانہ کارروائیوں پر سراپا احتجاج ہے اور مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے درجنوں نوجوانوں کی شہادت اور سینکڑوں افراد کو شدید زخمی کئے جانے پر انتہائی دکھ اور شدید الفاظ میں مذمت کا اظہار کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں مظالم کی انتہا کر کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور پامالی کی انتہا کر دی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں بڑھتے ہوئے قتل وغارت پر عالمی برادری اور اقوام متحدہ کی خاموشی نہایت افسوسناک ہے۔

اس ایوان کی یہ رائے بھی ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں قتل عام کشمیریوں کی نسل کشی کے مترادف ہے جسے ہر صورت میں روکنا ہو گا۔ پاکستان ہمیشہ ہر فورم پر مسئلہ کشمیر عالمی برادری کے سامنے رکھتا آیا ہے لیکن اقوام متحدہ، او آئی سی اور دیگر بین الاقوامی تنظیموں نے مسئلہ کشمیر کے حل میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

یہ ایوان مقبوضہ کشمیر کی آزادی، تمام شہداء کے درجات کی بلندی اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے دعا گو ہے۔

یہ ایوان بذریعہ وفاقی حکومت اقوام متحدہ، او آئی سی اور دیگر تمام بین الاقوامی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں حالیہ قتل وغارت کو فوری طور پر روکا جائے اور مسئلہ کشمیر کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ترجیحی بنیادوں پر حل کرایا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین !اس قرارداد میں ترمیم کر لیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سمیع اللہ خان !اب تو یہ منظور ہو گئی ہے اس لئے ترمیم رہنے دیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین !پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین !میں تو hunting پر بات کرنا چاہتا تھا کہ میرے بھائی نے کہا کہ hunting نہیں ہو رہی تو سابقا ادوار میں district reserve ہوئے تھے جس میں ہمارا ضلع بھکر قطری شہزادوں کو دیا گیا تھا اور ایک مہینہ پہلے ابھی بھی قطری شہزادے شکار کر کے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ اس کی باقاعدہ تحقیق کریں کیونکہ پورا ایک مہینہ قطری شہزادوں نے وہاں پر کیمپ لگایا۔ چونکہ یہ اضلاع کچھ شہزادوں کے لئے notified ہیں اور reserve ہیں تو ضلع بھکر قطری شہزادوں کے لئے reserve ہے اور آپ چیک کرائیں کہ ان کا کیمپ لگا ہے یا نہیں؟ وہاں پر کیمپ بھی لگا ہے، وہاں پر وہ رہے بھی ہیں اور انہوں نے شکار بھی کیا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین !پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے پرسوں کے trip کی بات کی ہے اور معزز ممبر نے ڈیڑھ مہینہ پہلے کی بات کی ہے تو میں نے اس کے متعلق کوئی بات نہیں کی۔

جناب چیئرمین: اگلی قرارداد جناب مناظر حسین رانجھا کی ہے اور ان کی طرف سے request آئی ہے کہ اس قرارداد کو pending کیا جائے لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ !اپنی قرارداد پیش کریں۔

سرکاری سکولوں کی ایک کلاس میں
طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ چالیس رکھنے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری سکولز میں بہتر تعلیمی نتائج کے حصول کے لئے ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ چالیس کی جائے تاکہ اساتذہ بہتر طریقے سے پڑھا سکیں اور بچے اچھی طرح سے پڑھ لکھ سکیں۔"

کورم کی نشاندہی

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

تمام معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب چیئرمین: گنتی کی گئی ہے۔ کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! انتہائی معذرت کے ساتھ میں صرف ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئر مین !میں نے 30,35 سال میں پہلی دفعہ دیکھا ہے کہ ایسے مواقع پر کورم پوائنٹ آؤٹ ہوتا ہے یقین کریں مجھے بہت افسوس ہے کہ یہ پرائیویٹ ممبر ڈے پر کوئی گورنمنٹ کا بزنس نہیں ہوتا ممبران کا بزنس ہوتا ہے اگر اس پر بھی کوئی سیاست ہوتی ہے یا اس پر بھی کورم پوائنٹ آؤٹ ہوتا ہے تو یہ قابل افسوس بات ہے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین !پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین !گزارش یہ ہے کہ جیسے معزز ممبر جناب سعید اکبر خان نے بھی فرمایا میں مکمل طور پر اُن سے اتفاق کرتا ہوں اور مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔

جناب چیئر مین! پہلے ہاؤس کو in order کروا دیں۔

جناب چیئر مین: .Order in the House, please وزیر قانون کی بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین !میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جب ہم جمہوریت کی بات کرتے ہیں، جمہوری روایات کی بات کرتے ہیں، یہاں بیٹھ کر بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں اور ہمارا کردار یہ ہوتا ہے کہ اگر پوائنٹ آف آرڈر پر اجازت نہ ملے وہ بھی پرائیویٹ ممبر ڈے پر ہم ایوان سے باہر چلے جائیں انتہائی افسوسناک بات ہے۔

جناب چیئر مین !میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں ہم برداشت بھی کرتے ہیں اور باتیں بھی کرتے ہیں لیکن پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ کو یہ کریڈٹ ضرور جاتا ہے۔ ہم یہاں کچھ نئی روایات ڈال رہے ہیں اگر ہم ان کا جو دس سالہ پچھلا دور تھا اُس دوران اگر پروڈکشن آرڈر نہیں ہو سکے تو ہم نے نئی روایات ڈالی ہے کم از کم اتنا تو reciprocate کریں کہ جو عوام کا آپ پر حق ہے پرائیویٹ ممبر ڈے پر اُس کو تو عوام تک پہنچانے دیں، عوام کے مسائل

یہاں پر آرہے ہیں آپ کے کسی ایک شخص کو پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت نہیں دی گئی یہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔

جناب چیئرمین! یہ کوئی اچھی روایات نہیں ہے معزز ممبر جناب سعید اکبر خان اس ہاؤس کے انتہائی سینئر ممبر ہیں انہوں نے درست فرمایا ہم اگر کم از کم یہاں نئی اچھی روایت نہیں قائم کر سکتے تو کم از کم جو سابقہ اچھی روایات چلی آرہی ہیں اُن کو تو آگے پروان چڑھنے دیں۔

جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ آج ابھی دس منٹ پہلے آپ نے دیکھا ہو گا کہ without consulting opposition میں آج یہ بھی کر سکتا تھا کہ جو پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے کمیٹی تھی اُس کی extension نہیں ہوتی، اجلاس کے بعد تین مہینے لے لیتے اور ہم اسے linger on کرتے لیکن نہیں ہم اپنی اخلاقی ذمہ داری سمجھتے ہیں کہ اگر جمہوری اقدار کو ہم نے پروان چڑھانا ہے تو ہم نے اسی اجلاس میں ترمیم کو پاس کرنا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ تحریک انصاف کی حکومت کی اخلاقی ذمہ داری ہے اسی طرح اپوزیشن کے ساتھ کل طے ہوا کہ Standing Committees کی بات ہو گی میں نے کل آپ کے ساتھ ٹائم طے کیا۔

جناب چیئرمین! آج میں نے آپ کو بتایا کہ کل تین بجے بیٹھ کر ہم پی اے سی کی Chairmanship کا بھی فیصلہ کریں گے، Standing Committees کا بھی فیصلہ کریں گے خدا کے لئے اگر ہم روایات کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں آئیں ہمارے ساتھ شامل ہوں یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ دس منٹ کے بعد اجازت نہ ملے واک آؤٹ، ہر دس منٹ کے بعد کورم پوائنٹ آؤٹ اور وہ کس دن؟

جناب چیئرمین! جب گورنمنٹ بزنس ہو آپ سو دفعہ پوائنٹ آؤٹ کریں ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم کورم کو پورا کریں کیونکہ یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے لیکن پرائیویٹ ممبر ڈے پر ہم سے زیادہ آپ کی ذمہ داری ہے کیونکہ آپ اپنے آپ کو عوام کا نمائندہ سمجھتے ہیں، آپ عوام کی آواز کو ایوان میں اُٹھانا چاہتے ہیں اور جب قرارداد آرہی ہیں ان قرارداد کو یہی کہا جاتا ہے کہ یہ عوامی مفاد کی قراردادیں ہیں اگر عوامی مفاد پر آپ نے کورم پوائنٹ آؤٹ کرنا ہے تو پھر آج یہ دو دفعہ بات ثابت ہوئی ہے کہ گورنمنٹ عوامی مفاد کی محافظ ہے، آپ اس کے مخالف لوگ ہیں

اور ٹریژری بنچوں نے اس بات کو ثابت کیا ہے۔ خدا کے لئے اب خاموشی سے بیٹھیں، دو قرارداد یں رہ گئی ہیں، اس کے بعد زیرو آرنوٹس ہے اور شیخ علاؤالدین بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس بات کو آگے چلنے دیں پھر یہاں آپ کو اجازت نہیں ملے گی اور آپ باہر چلے جائیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! آپ کتنے جمہوری ہیں ابھی پتا چل جائے گا۔ میں نے صرف چہرہ دکھانا تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان! آپ بولنا چاہتے ہیں تو بول لیں۔ میں نے آپ کو allow کیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پہلی بات تو یہ ہے کہ پی ٹی آئی جس جمہوری طریقے سے آئی ہے اب وہاں سے بات شروع کرتے ہیں۔۔۔ (شور وغل)

جناب چیئرمین! دیکھیں! آپ لوگوں سے یہی امید ہے۔ جن کے کندھوں پر پی ٹی آئی چڑھ کر آئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: میں نے وزیر قانون کی reconciliation کی طرف efforts دیکھی ہیں اور جتنی سپیکر صاحب کی دیکھی ہیں آپ اس کا جواب دیں۔ آپ اس reconciliation کا جواب نہیں دے رہے۔ شکریہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! یہاں پر اختلاف رائے نہیں سننا، یہ کیسی جمہوریت ہے۔ میں ہاؤس کے اندر جمہوریت کا چہرہ دکھانے آیا تھا۔۔۔

سرکاری سکولوں کی ایک کلاس میں
طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ چالیس رکھنے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری سکولز میں بہتر تعلیمی نتائج کے حصول کے لئے ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ

چالیس کی جائے تاکہ اساتذہ بہتر طریقے سے پڑھا سکیں اور بچے اچھی طرح سے پڑھ لکھ سکیں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ معزز خاتون ممبر نے جو قرارداد پیش کی ہے اس سے اصولی طور پر مجھے کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن چونکہ concerned Minister یہاں پر موجود نہیں ہیں اور وہ باقاعدہ بتا کر گئے تھے کہ ان سے متعلقہ بزنس ایک دن کے لئے adjourn کر لیا جائے تو میری استدعا ہو گی کہ اس قرارداد کو adjourn کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ جی، اپنی قرارداد پیش کریں۔

حکومت سے گندم کی خریداری اور باردانہ کے حصول کے لئے پالیسی بنانے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت آئندہ گندم کی خریداری کے لئے ایسی پالیسی مرتب کرے کہ زمیندار کو باردانہ کے حصول اور گندم کی سپلائی میں کوئی مشکل درپیش نہ ہو۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت آئندہ گندم کی خریداری کے لئے ایسی پالیسی مرتب کرے کہ زمیندار کو باردانہ کے حصول اور گندم کی سپلائی میں کوئی مشکل درپیش نہ ہو۔"

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! صوبائی حکومت پنجاب آئندہ گندم کی خریداری کے لئے کسان دوست پالیسی مرتب کرنے جا رہی ہے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ زمیندار کو باردانہ کے حصول اور گندم کی سپلائی میں کوئی مشکل درپیش نہ ہو۔ ہر ممکن کوشش کی

جائے گی کہ گرداوری کم از کم ایک ماہ قبل مکمل کرلی جائے۔ متعلقہ ضلعی انتظامیہ ماہ مارچ کے تیسرے عشرے کے دوران کسان بھائیوں سے باردانہ کے حصول کے لئے درخواستیں طلب کرے گی۔ ہر درخواست پر موقع پر نمبر لگانے کے بعد کمپیوٹر آپریٹر کو دے دی جائے تاکہ کمپیوٹر میں اندراج ہو سکے۔ بعد ازاں تمام ڈیٹا پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کو بذریعہ PITB برائے تصدیق منتقل کردیا جائے گا۔ متعلقہ دفتر لینڈ ریکارڈ اتھارٹی بعد ازاں ضروری تصدیق صحیح درخواستیں PITB کو ارسال کرے گا۔ یہی تصدیق شدہ درخواستیں ضلعی انتظامیہ کے دفاتر اور متعلقہ خریداری مراکز کے باہر آویزاں کردی جائیں گی۔ آویزاں شدہ درخواستوں کی درستی کے لئے ایک اور specific ٹائم دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! تمام تصدیق شدہ اور درست قرار دی گئی درخواستوں کی بنیاد پر کل رقبہ زیر کاشت گندم اور ہدف خریداری کا باردانہ کے لحاظ سے تعداد بوری فی ایکڑ کا تعین کیا جائے گا۔ اس طرح بوقت سپلائی پہلے آنے والی گاڑی پہلے نمبر پر unload کرنے کے لئے ایک جامع حکمت عملی اپنائی جائے گی اور ہر گاڑی کو مرکز پر ٹوکن نمبر الاٹ کیا جائے گا۔ ماضی کی طرح نہیں بلکہ مضبوط، اچھی اور جامع گندم کی خریداری کی پالیسی دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: آپ اس کو oppose کر رہے ہیں یا favour کر رہے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! میں اس کی favour کر رہا ہوں اور انہوں نے جو قرارداد پیش کی ہے میں نے اس کا جواب دیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر نے جو قرارداد پیش کی ہے تو منسٹر صاحب نے اس پر گورنمنٹ کی پالیسی دے دی۔ اب میرے خیال میں یہ قرارداد مفاد عامہ سے متعلقہ ہے اور اگر اس کو منظور کرلیا جائے تو concerned Minister کو اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت آئندہ گندم کی خریداری کے لئے ایسی پالیسی مرتب کرے کہ زمیندار کو باردانہ کے حصول اور گندم کی سپلائی میں کوئی مشکل درپیش نہ ہو۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اب وزیر توانائی جناب محمد اختر کوئی بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! یہ جو قرارداد پیش ہوئی ہے اس پر ایوان میں بحث کرائی جائے اور اس کا کوئی جامع حل تلاش کیا جائے۔ یہ نظام جو پچھلی حکومت نے بنایا تھا وہ میں سمجھتا ہوں کہ فیلڈ میں بُری طرح ناکام ہوا ہے۔ ان کو اختیار دے دیا ہے، وہ تصدیق کریں گے اور وہ خسرہ گرداوری کے مطابق بنا کر بھیجیں گے لیکن اگر آپ فیلڈ میں اس کی تصدیق کریں تو اس میں بہت بوگس پن ہے، عام زمیندار اور عام آدمی کو بہت تکلیف ہے۔ رات کے 2 بجے لوگ لائنیں لگاتے ہیں، آپ کو میرے سے زیادہ پتا ہے، پھر گیٹ لگے ہوئے ہیں اور جب وہ گیٹ کھلتا ہے تو جو ان کے پسندیدہ بندے ہیں ان کو پہلے گھسیٹ کر ٹوکن دے دیا جاتا ہے۔ یہ اتنی تذلیل کرنے والا نظام ہے، میں منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ اس پر یہ غور کریں اور اس کو reconsider کریں اور اس میں جو خرابیاں ہیں ان کو بہتر کریں۔

جناب چیئرمین! میری تو یہ گزارش ہے کہ اگر یہ اوپن کردیں تو اس میں competition ہو جائے گا تو عام زمیندار کو ریٹ زیادہ بہتر ملے گا۔ جو یہ کوشش کرتے ہیں کہ عام زمیندار کی سہولت ہو تو یہ سارے زمینداروں کا ہاؤس ہے یہ اس بات کی تصدیق کریں گے کہ یہ جو نظام پچھلی (ن) لیگ کی حکومت نے بنایا تھا یہ بُری طرح ناکام ہوا ہے۔ زمیندار کو بہت بڑی مشکل ہوئی ہے اور اس کو اس کا حق نہیں ملتا، ٹوکن مرضی سے ملتے ہیں پھر اس میں گڑبڑ ہوتی ہے اور اس میں کرپشن کا element بہت زیادہ بڑھ گیا ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ یہ معاملہ

جو زیر بحث ہے یہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔اس پر ضرور سوچ بے چار کی جائے اس پر انا نہ بنائی جائے اس کو ضرور reconsider کر کے آئندہ کے لئے اسی کو اگر continue کرنا ہے تو اسی پر کوئی کمیٹی بنالیں یا خود ڈیپارٹمنٹ بیٹھ کر اس کو reconsider کرے اور اس کی خرابیاں دُور کرے۔ عام زمیندار کو کوئی فائدہ نہیں ہوا جو یہ چاہتے تھے کہ جو آڑھتی ہیں وہ نہ شامل ہوں۔ وہ اسی طرح زیادہ شدت سے فوڈ اور ریونیو آفیسر کے ساتھ مل کر اپنی سہولت بھی لے رہے ہیں اور عام زمیندار کو اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میری یہ گزارش ہے کہ اس کو اوپن کر دیا جائے، چاہے آڑھتی دیں لیکن جب آڑھتی دیتے ہیں تو competition ہوتا ہے زمیندار کو ریٹ بہتر ملتا ہے۔اس طرح آپ ابھی بھی کسی ضلع کی average نکالیں تو زمیندار direct بہت کم ریٹ پر دے رہا ہے اور اس میں آڑھتی ضرور شامل ہیں۔

جناب چیئرمین: فوڈ منسٹر صاحب! میں بھی جناب سعید اکبر خان کی بات کو endorse کرتا ہوں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! میری اس میں گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر جناب سعید اکبر خان بڑے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔اگر آپ اس میں کمیٹی بنانا چاہئیں تو ہاؤس اوپن ہے۔

جناب چیئرمین! آپ ان کی تجاویز کی روشنی میں اور اس کے ساتھ ساتھ دوسرے parliamentarian اور ہمارے معزز ساتھی اس میں کوئی اپنا input دینا چاہتے ہیں تو وہ دیں کیونکہ ابھی ہمارے پاس وقت ہے اور ہم ایک اچھی اور جامع پالیسی لے کر آنا چاہتے ہیں۔ماضی میں جس طرح کاشتکاروں کا استحصال ہوا اور جس طرح کاشتکاروں کی تذلیل ہوئی انشاءاللہ اب نہیں ہوگی۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

چودھری مسعود احمد: جناب چیئرمین! آپ اس معاملے پر کمیٹی بنائیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! ہم وہ exercise repeat نہیں کرنا چاہتے جو ماضی میں ہوئی۔اگر اس پر کوئی دوست input دینا چاہتا ہے تو ضرور دے، اگر آپ اس پر کمیٹی بنانا چاہیں تو بنالیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! صوبہ پنجاب ایک زرعی صوبہ ہے اور زراعت ہماری ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اس لئے یہ بہت sensitive معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں جب کبھی بھی زراعت سے متعلق کوئی معاملہ درپیش ہوا تو irrespective of divide کہ کون اپوزیشن میں ہے یا کون حکومتی بنچز میں ہے تمام ممبران نے یکجا اور ایک زبان ہو کر اس سلسلے میں اپنا انتہائی اہم role ادا کیا ہے۔ جیسے ابھی متعلقہ منسٹر فرما رہے تھے اور وہ بالکل درست فرما رہے تھے کہ ابھی ہمارے پاس ٹائم ہے چونکہ ابھی فصل تیار نہیں ہے اس میں کافی وقت لگنا ہے اس لئے میری استدعا ہو گی اور میں متعلقہ منسٹر سے بھی request کروں گا کہ اسی اجلاس کے دوران ایک دن زراعت پر یا گندم کی خریداری سے متعلق پالیسی بنانے کے لئے عام بحث رکھ لیں تاکہ تمام ممبران کو موقع ملے گا اور وہ اپنی رائے دے سکیں گے۔ متعلقہ منسٹر موجود ہوں گے وہ آپ کے خیالات اور تجاویز کی روشنی میں آئندہ پالیسی ترتیب دیں گے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہم اسے بزنس میں لے آتے ہیں اور اس پر ایک دن بحث کے لئے دیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! میں معزز وزیر قانون کی بات کو second کرتا ہوں اس پر ایک دن بحث کے لئے مقرر کر دیا جائے تاکہ اس پر open debate ہو سکے۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! شکریہ۔ ابھی گندم کا ذکر ہو رہا تھا تو میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں بتاؤں کہ آج گنے کے کاشتکاروں کو صحیح معاوضہ دیا جا رہا ہے اور یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ کوئی کٹوتی نہیں ہو رہی اسے monitor کرنے کے لئے تمام منسٹرز کی بھی ڈیوٹیاں لگی ہوئی ہیں، جو غیر قانونی ہتھکنڈے تھے ان پر بھی سخت ایکشن لیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ بتاتا چلوں کہ پچھلی دفعہ میرا ذاتی تجربہ تھا کہ جب میں شوگر مل میں گیا تو میں نے کہا کہ گورنمنٹ کی طرف سے گنے کا منظور شدہ ریٹ 180 روپے فی من ہے تو مجھے یہ ریٹ کیوں نہیں دیا جا رہا تو انہوں نے کہا کہ جب میاں محمد شہباز شریف اپنی مل میں 180 روپے نہیں دے رہا تو ہم کیسے دیں گے؟ پچھلی گورنمنٹ کے قول و فعل میں تضاد تھا جسے ہم نے اس دفعہ دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ ابھی جو گندم کے بارے میں بات ہو رہی ہے پچھلے دور میں بالکل استحصالی پالیسی تھی جس میں کاشتکاروں کا استحصال کیا جاتا رہا ہے لیکن اب انشاء اللہ تحریک انصاف کاشتکاروں کا استحصال نہیں ہونے دے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں یہاں پر ایک اور بات کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مودی کہتا تھا کہ پاکستان کو تنہا کیا جا رہا ہے لیکن ہمارے وزیر اعظم نے 120 دنوں میں آدھی دنیا کو engage کر کے مودی کی بات کو غلط ثابت کیا ہے۔ ترکی کا کامیاب دورہ کرنے پر میں وزیر اعظم اور ان کی کابینہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بارہ سال سے UAE کے سربراہ پاکستان نہیں آئے تھے لیکن اب وہ آئے ہیں اور ہم انہیں یہاں آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ جہاں جہاں وزیر اعظم گئے ہیں وہاں سے پاکستان کے لئے اچھا response آیا ہے اس پر میں اس ایوان کی وساطت سے ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ اگر اس کا موازنہ کیا جائے کہ جب پہلے سربراہ جاتے تھے تو وہاں سے کرپشن کی داستانیں آتی تھیں لیکن الحمدللہ اب یہاں سے جا رہے ہیں تو ڈالرز کے آنے کی خوشخبریاں آتی ہیں۔ میں ان الفاظ پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

زیرو آور نوٹس

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اب زیرو آور نوٹس کی طرف آتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! قبل اس کے کہ ہم زیرو آور نوٹسtake up کریں۔ گورنمنٹ کا جو بزنس ایجنڈے پر تھا وہ مکمل ہو چکا ہے۔ اب آپ زیرو آور نوٹس شروع کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔

جناب چیئرمین: زراعت پر بحث کا دن وزیر قانون مقرر فرمائیں گے۔ جی، شیخ علاؤالدین!

لاہور کے ماسٹر پلان اور ایل ڈی اے کی کمرشل پالیسی زیر بحث لانے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ایف سی کالج گلبرگ سے متصل۔۔۔

جناب چیئرمین! ہاؤسin order نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: .House in order please شیخ علاؤالدین! آپ جاری رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! ایف سی کالج گلبرگ سے متصل علاقے میں جو ایف سی پارک کا علاقہ ہے میں سات بڑے سکول اور کالجز بن چکے ہیں۔ ایف سی کالج جیسی عظیم درسگاہ اور مکینوں کو شدید پریشانی کا سامنا ہے۔ لاہور کا ماسٹر پلان اور ایل ڈی اے کی کمرشل پالیسی کو فوری زیر بحث لایا جائے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آور نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! اس وقت لاہور کے ماسٹر پلان کے بارے میں انتہائیalarming situation ہے۔ میں چاہوں گا کہ معزز ممبران ذرا اس پر سوچ لیں کہ ہم نے لاہور کے ساتھ کیا کیا ہے؟ لاہور کا ماسٹر پلان۔۔۔

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔ فوڈ منسٹر صاحب! آپ ان کو بعد کا ٹائم دے دیں۔ آپ معزز ممبر کو بعد کا ٹائم دے دیں وہاںdiscussion ہو جائے گی لیکن ابھی شیخ صاحب کو بات کرنے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! شکریہ۔ جن لوگوں نے لاہور کا ماسٹر پلان ایک دفعہ نہیں بلکہ کتنی دفعہ amend کیا، اس معزز ہاؤس کو چاہئے کہ وہ دیکھیں کہ اس کے پیچھے کون لوگ محرک تھے اور کن لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ گلبرگ میں چار کروڑ روپے کا پلاٹ لے کر 4۔ارب روپے میں کن لوگوں نے بیچا؟ یہی حال گارڈن ٹاؤن کا ہوا اور یہی حال باقی علاقوں کا بھی ہوا۔ ایف سی کالج کے ایف ایف سی بلاک میں سپیکر صاحب کے گھر کے بالکل ساتھ ایک پلازہ بن رہا ہے۔

جناب چیئرمین! اب آپ اندازہ لگائیں کہ ہم جو لاہور کے رہنے والے ہیں یا لاہور کی جو آبادی ہے وہ آپ سے پوچھ سکتی، اس ہاؤس سے پوچھ سکتی ہے کہ جن لوگوں نے یا جن کے بزرگوں نے اپنے لئے گھر بنائے تھے ان کا تو کوئی قصور نہیں تھا۔ آپ اس پر بحث کی اجازت دیں تو میں یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ لاہور کے ماسٹر پلان کو کس طریقے سے 1950 میں مرحوم ظفر الاحسن نے بنایا تھا اللہ ان کے درجات بلند کرے کیا شخصیت تھی۔ اس کے بعد طالع آزما لوگوں نے جس طرح لاہور کا بیڑہ غرق کیا آج بھی آپ دیکھیں کہ لاہور کی آبادی کہاں چلی گئی آج بھی کہیں کوئی ending line نہیں ہے۔ پتوکی اور اوکاڑہ تک کے پلاٹوں کو لاہور کا کر کے بیچا جا رہا ہے۔ آپ دیکھیں کہ سکھ چین گارڈن کہاں بنایا گیا ہے؟

جناب چیئرمین! یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے اس پر سپریم کورٹ نے بھی توجہ دی ہے لیکن اصل کام اس ہاؤس کا ہے کہ ماسٹر پلان کو دیکھا جائے کہ یہ ماسٹر پلان کیسے change ہو رہے ہیں اور یہ جو اتنے بڑے بڑے سکولز اور کالجز اور پندرہ پندرہ منزل کی عمارتیں pure residential area میں بن رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ غور کریں کہ گلبرگ 52-1951 میں بنایا گیا تو انڈسٹریل اور کمرشل زون علیحدہ بنائے گئے۔ مین مارکیٹ منی مارکیٹ اور این بلاک کا سارا علاقہ انڈسٹریل اور کمرشل تھا لیکن آج پورا گلبرگ کمرشل ہو گیا ہے اور پورا گارڈن ٹاؤن کمرشل ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں مانتا ہوں کہ اوپر یا under the hand کچھ پیسا مل جاتا ہے لیکن میں آج اس معزز ہاؤس کے معزز ممبران اور آپ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ لندن کا ماسٹر پلان پچھلے 200 سال سے تبدیل نہیں ہوا۔ آپ کے اور میرے بزرگوں نے جو چیز بنائی جس طرح بنائی اس کو کس طریقے سے change کیا گیا اور آج یہ شہر manageable نہیں ہے۔؟

جناب چیئرمین! میں یہ بات پچھلے پانچ دس سال سے کہتا رہا ہوں۔ الحمدللہ اس اسمبلی میں میرا یہ چوتھا tenure ہے میں پہلے بھی کہتا رہا ہوں کہ اب یہ شہر manageable نہیں رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اب یہ شہر اپنی جگہ سے 60،60،70،70 کلومیٹر آگے نکل گیا ہے اسے کون manage کرے گا؟

جناب چیئرمین! اس پر پوری بحث کی جائے اور اُن لوگوں کو بُلایا جائے جنہوں نے ماسٹر پلان کو amend کرنے کے بعد اس طریقے سے کام کیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس وقت بہترین بزنس سکول اور کالج بنانا ہے۔

جناب چیئرمین! میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ سکولوں اور کالجز کے بزنس میں ایک ہزار فیصد منافع ہے۔ دُنیا کے کسی اور کاروبار میں اتنا زیادہ منافع نہیں، افیون اور چرس کے بعد اگر کوئی منافع بخش کام ہے تو وہ سکول اور کالج بنانا ہے۔

جناب چیئرمین! میں درخواست کروں گا کہ اس معاملے پر بحث کی اجازت دی جائے۔ میں ہاؤس میں اسی حوالے سے بہت سی مزید alarming باتیں بتاؤں گا۔ ہمیں آنے والی نسلیں کبھی معاف نہیں کریں گی اور یہ کہا جائے گا کہ ہم آرام سے بیٹھے رہے اور لاہور ہاتھ سے نکل گیا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! شیخ علاؤالدین نے بالکل درست فرمایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی درد دل رکھنے والا شخص یہ محسوس کرتا ہے کہ گزشتہ ایک طویل عرصے سے ایسا ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اگر پچھلے دس سالوں کی بات کروں گا تو وہ specific ہو جائے گی لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ گزشتہ ایک طویل عرصہ سے اداروں کا حال انتہائی قابل افسوس ہے۔ نہ صرف ماسٹر پلان کے حوالے سے بلکہ بہت سارے دوسرے معاملات میں بھی اداروں کو گھر کی لونڈی بنا لیا گیا، اپنی خواہش کے مطابق ان کو استعمال کیا گیا اور اپنی مرضی سے ان سے فیصلے کروائے گئے۔

جناب چیئرمین! میں شیخ علاؤالدین کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ اسی شہر میں سرکاری زمینوں کی بندر بانٹ اس طرح سے ہوئی کہ جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس حوالے سے سپریم کورٹ کے Suo-Moto Notice کے بعد ہمارے سامنے دل ہلا دینے والے حقائق آ رہے ہیں۔ معزز ممبر شیخ علاؤالدین نے فرمایا ہے کہ اسمبلی میں ماسٹر پلان کے حوالے سے بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے دو تین دن پہلے سپریم کورٹ کی intervention کی وجہ سے سامنے آنے والی صرف ایک مثال عرض کرنی چاہوں گا کہ سینکڑوں کنال سرکاری زمین جس کی لیز 2005 میں expire ہو چکی تھی اس پر اربوں روپے کی لاگت سے ہوٹل، پلازے، ایکسپو سنٹر اور پتا نہیں کیا کیا بن گیا لیکن اس صوبے کی مجاز اتھارٹی کی طرف سے کسی سے کچھ نہیں پوچھا گیا کہ اربوں روپے کی حکومت کی جائیداد جس کی لیز بھی expire ہو چکی ہے اس پر تعمیرات کیوں ہو رہی ہیں؟

جناب چیئرمین! ابھی سپریم کورٹ نے ان سے کہا ہے کہ فوری طور پر حکومت پنجاب کے خزانے میں 50 کروڑ روپے جمع کروائے جائیں اور ساتھ ہی سپریم کورٹ نے بنکوں سے کہا ہے کہ assessment کر کے اس زمین کی موجودہ value بتائی جائے۔

جناب چیئرمین! شیخ علاؤالدین کی بات کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے میں یہ عرض کروں گا کہ موجودہ حکومت کا یہ بڑا serious concern ہے کہ جن سرکاری زمینوں پر ناجائز قبضہ کیا گیا ہے ان کو واگزار کروایا جائے اور جو سرکاری زمینیں بچ گئی ہیں ان کے تصرف کے لئے بہتر پالیسی بنائی جائے۔ علاوہ ازیں شہروں کی re-modeling کی جائے اور ان کی اصل شکل کو بحال کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

جناب چیئرمین! شیخ علاؤالدین کا بڑا تجربہ ہے اور ہم ان کے تجربہ سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ اس وقت ہم کسی ایجنڈے پر نہیں بلکہ زیرو آر نوٹس پر بات کر رہے ہیں اور کھل کر ایک دوسرے کے ساتھ exchange of views کر سکتے ہیں تو میں حکومت کی جانب سے حزب اختلاف کو open offer دینا چاہتا ہوں کہ ہم مل بیٹھ کر عوامی مسائل کو حل کریں۔ جس طرح گندم کے حوالے سے ابھی بات ہوئی ہے ہم welcome کریں گے کہ اس پر بحث ہو، آپ کی

طرف سے تجاویز دی جائیں اور ہم ان تجاویز کی روشنی میں بہتر اقدامات اُٹھائیں گے۔ اسی طرح ہاؤسنگ پر بحث کے لئے بھی ہم ایک دن مقرر کریں گے، آپ اس موضوع پر بحث کریں، اپنی تجاویز دیں، ہم ان تجاویز کو welcome کریں گے اور گورنمنٹ کے ambit میں لا کر انشاءاللہ تعالیٰ ان پر عملدرآمد بھی کیا جائے گا۔ ہم شعبہ صحت سے متعلق بھی بحث کروانا چاہتے ہیں اور ہم آپ کی تجاویز سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ مسائل کی نشاندہی کریں اور حکومت کا فرض ہے کہ ان مسائل کو حل کرے۔ انشاءاللہ تعالیٰ لاہور کے ماسٹر پلان کے حوالے سے بات کی جائے گی۔ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ، ہاؤسنگ ڈویلپمنٹ اور اس محکمہ سے متعلق دیگر معاملات کے حوالے سے میں شیخ علاؤالدین سے عرض کروں گا کہ جب آپ چاہیں یعنی آپ کی convenience کے مطابق ہم آپ کے ساتھ بات کرنے کے لئے تیار ہیں اور اس معزز ایوان میں عام بحث کے لئے بھی تیار ہیں۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ اس بارے میں عام بحث رکھیں گے، آپ کی تجاویز سے استفادہ کریں گے اور ان کو بنیاد بنا کر آئندہ کے لئے اپنی پالیسی ترتیب دیں گے۔ بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں وزیر قانون کا بہت شکرگزار ہوں۔ ہمارے لئے خوش قسمتی کی بات یہ ہے کہ وزیر قانون housing laws کو جانتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں صرف ایک چھوٹی سی ترمیم چاہوں گا۔ میرے محترم بھائی وزیر قانون اس کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ change of land use پوری دنیا میں بہت بڑا جُرم ہے۔ جب ہم یہ discuss کریں گے تو پھر change of land use کو بھی لے کر آئیں گے کہ یہ change of land use کیسے ہوئی؟

جناب چیئرمین! یہ بڑے ظالم لوگ تھے۔ ایک انسان کی زندگی کتنی ہوگی؟ سو سال ہوگی لیکن یہ ظالم لوگ ہمارے شہر کو ایک ہزار سال پیچھے پھینک کر گئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر شیخ علاؤالدین سے عرض کروں گا کہ جن لوگوں نے یہ گھناؤنا کھیل کھیلا ہے ہم انشاءاللہ تعالیٰ ان کو expose کریں گے۔

جناب چیئرمین: اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 19/38 بھی شیخ علاؤالدین کا ہے۔ جی، شیخ علاؤالدین!

کراچی سے لاہور آنے والے ٹریلرز
سے اربوں روپے لاگت کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ کراچی سے لاہور کی طرف سے آنے والے ٹریلرز جو منظور شُدہ وزن سے چار گناہ زیادہ لوہا اور مختلف سامان لے کر مینتلا چوک سے وہاڑی اور پھر پاکپتن، چونیاں اور رائیونڈ لاہور کا راستہ اختیار کرتے ہیں تاکہ ایک طرف تمام راستے کے weight bridges اور دوسری طرف پولیس سے بچا جائے لیکن اس سے اربوں روپے کی سڑکیں تباہ ہو رہی ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! 1927 کے موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت ہر گاڑی کا وزن ہوتا تھا کہ اس گاڑی کا اپنا وزن اتنا ہے اور یہ اتنا وزن لے کر چل سکتی ہے۔ آج حالات یہ ہیں کہ جس گاڑی کا اپنا پانچ ٹن ریگولر وزن ہے تو وہ بیس ٹن وزن لے کر جا رہی ہے اور ہماری سڑکوں کی تباہی کا باعث یہی چیز ہے۔ جب میں ریگولر جاپان جاتا تھا تو میں نے بہت پہلے وہاں پر یہ دیکھا کہ ان کی سڑکیں مرمت نہیں ہوتی تھیں۔

جناب چیئرمین! میں نے ایک بہت سینئر آدمی سے پوچھا کہ آپ کی سڑکیں مرمت کیوں نہیں ہوتیں تو اس نے کہا تھا کہ ہم نے گارنٹی لی ہوئی ہے کہ یہ سڑک 20 سال تک خراب نہیں ہو گی اور دوسرا اگر کسی گاڑی کا وزن چالیس کلو گرام بھی زیادہ ہوتا ہے تو اسے سڑک سے نیچے اُتار دیا جاتا ہے۔ صوبہ پنجاب کی سڑکیں اس وجہ سے تباہی کا شکار ہوتی ہیں کہ یہاں پر گاڑیاں اپنے allowed weight سے پانچ یا چھ گنا زیادہ وزن carry کرتی ہیں۔

جناب چیئر مین!اس کے علاوہ دوسری alarming بات یہ ہے کہ پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے کہ جہاں پر 1500 روپے لے کر ٹریکٹر ٹرالی کو کمرشل کر دیا جاتا ہے اور پھر یہی ٹریکٹر ٹرالیاں سڑکوں کی تباہی کا باعث بنتی ہیں اور حادثات ہوتے ہیں۔

جناب چیئر مین!میں نے یہ معاملہ اس لئے اُٹھایا ہے کیونکہ ان long trailers کی وجہ سے ہمارے ملک اور صوبہ پنجاب کی سڑکیں تباہ ہو رہی ہیں۔میرے بھائی سردار آصف نکئی تشریف فرماہیں۔ان کا اور میرا حلقہ ساتھ ساتھ ہے۔پرسوں میں اور سردار آصف نکئی ایک جگہ فوتید گی میں گئے تھے اور وہاں پر لوگوں نے ہم سے بہت زیادہ شکایات کیں کہ چونیاں جمبر روڈ پہلے بننا شروع ہوئی تھی اور پھر اسے مکمل کئے بغیر چھوڑ دیا گیا۔ہم تو وہاں پر افسوس کرنے گئے تھے لیکن میرا اور سردار آصف نکئی کا وہاں سے اُٹھنا مشکل ہو گیا۔لوگوں نے ہم سے کہا کہ ہمارے علاقے کی سڑکیں تباہ ہو چکی ہیں۔آپ نے سڑکیں بنانا شروع کروائیں لیکن ان کو نامکمل چھوڑ دیا گیا ہے جس کی وجہ سے بہت زیادہ گرد وغبار اُٹھ رہا ہے۔

جناب چیئر مین!اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم قانون پر عملدرآمد نہیں کروا سکے کہ اس لئے گاڑیاں allowed weight سے بہت زیادہ وزن carry کرتی ہیں۔چالیس،پچاس یا سو کلو گرام وزن زیادہ ہو تو کوئی بات نہیں لیکن یہاں تو گاڑیاں دس دس،پندرہ پندرہ ٹن وزن زیادہ carry کر رہی ہیں۔میری درخواست ہے کہ اس بارے میں ایک دن ایوان میں عام بحث رکھی جائے۔

جناب چیئر مین!یہ کوئی راکٹ سائنس نہیں اور اس مسئلہ کا حل کوئی زیادہ مشکل نہیں ہے۔اگر ہم سڑکوں پر ایک حد سے زیادہ وزن carry کرنے والی گاڑیوں کو نہ گزرنے دیں تو ہماری سڑکیں تباہی سے بچ جائیں گی۔ہم اگلے بیس سالوں میں بھی International and British standard کے مطابق سڑکیں نہیں بنا سکیں گے لیکن ہم barriers لگا کر allowed weight سے زیادہ وزن carry کرنے والی گاڑیوں کو روک سکتے ہیں۔

جناب چیئر مین!آپ کو یاد ہو گا کہ پہلے نہر کی تمام سڑکوں پر barriers لگے ہوئے ہوتے تھے۔ہماری کنیال روڈ پر پہلے barriers لگے ہوئے تھے۔ایک خاص لوڈ سے زیادہ اس میں سے نہیں گزر سکتے تھے۔ٹھیک ہے ہم ہر بجٹ میں اربوں روپیہ ان سڑکوں کی مرمت پر

دے رہے ہیں اور آپ کو پتا ہے کہ ایک کلومیٹر سڑک کی مرمت کتنے پیسوں میں ہو رہی ہے اور اس میں پیسوں کی کس طرح سے تباہی ہو رہی ہے لہٰذا ان چیزوں پر تھوڑا سا غور کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ شیخ علاؤالدین نے ایک انتہائی اہم مسئلے کی نشاندہی کی ہے اور اُس کے حل کے لئے انہوں نے فرمایا ہے کہ بحث کر لی جائے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ اپنی جگہ پر انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اس پر کارروائی ہونا لازم ہے۔ انہوں نے موٹر وہیکل ایکٹ 1927 کے حوالے سے بات کی کہ اُس کے مطابق ہم اس مسئلے کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہماری بد قسمتی رہی ہے کہ قوانین موجود ہیں لیکن اصل مسئلہ قوانین پر عملدرآمد کا ہے۔

جناب چیئرمین! میرے خیال میں اس وقت ہمارے ہاں جو قوانین رائج الوقت ہیں اس میں Cr PC, PPC, CPC کی بات کر لیں اور میرے خیال میں زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں ہے جس کے متعلق قانون موجود نہیں ہے لیکن بد قسمتی ہے کہ ان قوانین پر عملدرآمد کا فقدان رہا ہے۔ جس طرح معزز ممبر نے لوڈ وہیکل کے مخصوص وزن کے حوالے سے بات کی تو ہمارے ہاں دو سڑکوں موٹرویز اور ہائی ویز پر اس حوالے سے من و عن عملدرآمد ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! میرے حلقے میں بھی یہ مسئلہ پایا جاتا ہے جب گاڑیاں شہر سے نہ گزر سکیں تو انہی کنٹونمنٹ بورڈ سے گزرنا پڑتا ہے چونکہ کنٹونمنٹ بورڈ میں قواعد و ضوابط پر سختی کے ساتھ عملدرآمد کروایا جاتا ہے تو پھر بڑی لوڈڈ گاڑیوں کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ سائیڈ روڈز سے گزر کر دوبارہ مین روڈ پر چڑھ جائیں۔ اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ ہماری سائیڈ روڈز بُری طرح تباہ ہو رہی ہیں کہ بڑی گاڑیاں اپنا جرمانہ بچانے کے لئے یا قانون کی گرفت سے بچنے کے لئے یہ ہمیشہ چھوٹی سڑکیں استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے ہماری چھوٹی سڑکیں تباہی و بربادی کا شکار ہو رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! موٹروے پولیس اور ہائی ویز پولیس قواعد و ضوابط پر عملدرآمد کروا رہی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری ٹریفک پولیس اور پنجاب پولیس اس بات کو یقینی بنائے کہ بڑی گاڑیوں کا گزر چھوٹی سڑکوں سے نہ ہو۔ شیخ علاؤالدین نے سڑکوں کے نقصان کی بات کی لیکن ان چھوٹی سڑکوں پر بڑی گاڑیوں کے گزرنے سے حادثات ہوتے ہیں جن میں قیمتی انسانی جانیں ضائع ہوتی ہیں تو یہ ایک مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اپنی in city police کو ہدایات جاری کرنے کی کوشش کریں گے کہ وہ شہروں کے اندر ان چھوٹی سڑکوں پر بڑی گاڑیوں کا داخلہ کنٹرول کریں اور ان کے خلاف سختی سے کارروائی کریں۔

جناب چیئرمین! معزز ممبر شیخ علاؤالدین نے کینال روڈ پر barriers کے حوالے سے بات کی، نہر پر آج بھی barriers موجود ہیں لیکن وہ height کے لئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے معزز ممبران نے دیکھا ہو گا کہ ہر دس پندرہ دن کے بعد نہر پر کوئی نہ کوئی ایسا حادثہ ہو جاتا ہے کہ کوئی ٹرک یا ٹریلر کسی barrier میں آ کر گُھس جاتا ہے تو ہمارے ڈرائیور حضرات کی تھوڑی سی ایجوکیشن کی بھی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آج پورے پنجاب میں علیحدہ یہ ہدایات جاری کریں گے کہ بڑی گاڑیاں جن کا شہروں میں داخلہ ممنوع ہے اور آپ نے دیکھا بھی ہو گا کہ سڑکوں پر لکھا ہوتا ہے کہ بھاری گاڑیوں کا داخلہ ممنوع ہے لیکن اس کے باوجود ان کو چیک کرنے والا کوئی نہیں تو انتظامی طور پر یہ کوتاہی ہو رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کوتاہی کو دُور کرنے کی کوشش کریں گے پولیس کو ہدایت جاری کریں گے کہ جو گاڑیاں ٹیکس بچانے کے لئے یا over loading کو چھپانے کے لئے چھوٹی سڑکوں کا سہارا لیتی ہیں اُن کے خلاف کارروائی کی جائے اور ایسا کرنے سے انسانی جانوں کا زیاں بھی بچے گا اور حکومت کا اربوں روپیہ جو سڑکوں کی تعمیر پر لگتا ہے اور سڑکیں ضائع ہو رہی ہیں اُن سے بھی بچا جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ رائج الوقت قوانین موجود ہیں اُن قوانین پر عملدرآمد کرانے کی بات ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم متعلقہ محکمہ کو ہدایت جاری کریں گے کہ اس قانون پر عملدرآمد کیا جائے۔ شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں آپ کا بھی اور وزیر قانون کا بھی شکر گزار ہوں وزیر قانون نے ابھی فرمایا ہے کہ وہ ایک اور direction جاری کریں گے۔

جناب چیئرمین! میں وزیر قانون سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس direction کے اندر یہ ذکر ضرور کر دیں اور اس پر 24 گھنٹے میں عمل ہو جائے گا اور حالات بہتر ہو جائیں گے کہ جو بڑی گاڑیاں کسی بھی ٹرانسپورٹ گڈز کمپنی سے نکلتی ہیں وہ وہاں سے رُوٹ لیٹر لے کر چلیں اور لیٹر کے اندر لکھا ہو کہ یہ گاڑی لاہور سے کراچی یا کراچی سے راولپنڈی جا رہی ہے اور اس کا یہ رُوٹ ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ یہ گاڑیاں ٹال ٹیکس بچانے کے لئے مین روڈز سے اُترتی ہیں تو اُس وقت سڑکوں کا اور انسانی جانوں کا نقصان ہوتا ہے لہٰذا یہ گاڑیاں at source سے رُوٹ لیٹر لے کر چلیں تو اس نقصان سے بچا جا سکتا ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جی، آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا۔ اب اجلاس مورخہ 9 - جنوری 2019 بروز بدھ صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔